ISSN: 2410-9843
مسلسل اشاعت کے 23 سال
www.muqaami.pk

MONTHLY **Muqaami Hakoomat** LAHORE

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر بلال ظفر

مینیجنگ ایڈیٹر
نعیم ثاقب

ماہنامہ مقامی حکومت لاہور

275 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 11 | اگست 2026ء

نعیم ثاقب

778,2 نئے فلٹریشن پلانٹس، 736 غیر فعال پلانٹس کی بحالی، 670 بوتل بندی مراکز کی تجویز، پائپ لائن کے ذریعے گھروں تک پانی پہنچانے کا پائلٹ منصوبہ اور کھارے پانی والے علاقوں میں جدید پیوریفیکیشن سسٹم اس پروگرام کے اہم اجزا ہیں۔

مریم نواز شریف کا صاف پانی منصوبہ

پنجاب میں گھر گھر صاف اور محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی کی جانب بڑا قدم

پنجاب میں صاف اور محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی حکومت کے اہم عوامی فلاحی اقدامات میں شامل ہوگئی ہے۔ اگست 2026 کے دوران اس منصوبے پر ہونے والی پیش رفت نے اسے پنجاب حکومت کے نمایاں ترقیاتی اور عوامی سہولت کے منصوبوں میں شامل کردیا۔ حکومت کے مطابق اس کا مقصد صرف نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس تعمیر کرنا نہیں بلکہ ایسے علاقوں تک بھی صاف پانی پہنچانا ہے جہاں شہری آج بھی دور دراز مقامات سے پانی حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ ماہ اگست میں مریم نواز شریف نے صاف پانی کے منصوبوں کے جائزے کے دوران صوبے بھر میں 8861 واٹر فلٹریشن پلانٹس کے منصوبے جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ اسی اجلاس میں 670 صاف پانی کی بوتل بندی کے مراکز قائم کرنے کی تجاویز کا بھی جائزہ لیا گیا۔ حکومت کے مطابق ان منصوبوں کے ذریعے صاف پانی کو فلٹریشن پلانٹس، بوتل بند پانی اور دیگر ذرائع سے عوام تک پہنچایا جائے گا۔ اس منصوبے کا ایک نمایاں پہلو ان گھرانوں کو ترجیح دینا ہے جہاں محفوظ پانی کے ذرائع دستیاب نہیں۔ مریم نواز شریف نے کم آمدنی والے گھرانوں اور پانی کی قلت کا شکار علاقوں تک صاف پانی پہنچانے کے لیے پائپ لائن کے ذریعے گھروں کو پانی فراہم کرنے کے پائلٹ منصوبے کی بھی منظوری اور تیاری کی ہدایت کی۔ راجن پور، لاہور، فیصل آباد، چکوال، راولپنڈی، مری اور کوٹلی ستیاں سمیت مختلف علاقوں کو اس منصوبے میں شامل کیا گیا۔ 18 اگست کو وزیراعلیٰ کی زیر صدارت ہونے والے جائزہ اجلاس میں منصوبے کی مزید تفصیلات سامنے آئیں۔ حکام نے بتایا کہ نو اضلاع میں 7782 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس قائم کیے جارہے ہیں۔ راجن پور اور رحیم یار خان میں 702 منصوبوں میں سے 570 مکمل ہوچکے تھے جبکہ تلہ گنگ، جہلم، راولپنڈی، اٹک، مری اور چکوال میں 1801 میں سے 902 فلٹریشن پلانٹس مکمل کیے جاچکے تھے۔ بہاولپور اور بہاولنگر میں 892 میں سے 749 مقامات پر کام مکمل ہونے کی اطلاع دی گئی۔

جہاں زیر زمین پانی کھارا یا ناقابل استعمال ہے وہاں صرف عام فلٹریشن پر انحصار نہیں کیا جارہا بلکہ ریورس اوسموسس، الٹرا فلٹریشن اور ملٹی میڈیا فلٹریشن جیسے طریقے استعمال کیے جارہے ہیں۔ مختلف اضلاع میں سیکڑوں آر او اور یو ایف پلانٹس بھی منصوبے کا حصہ ہیں۔ مریم نواز شریف کی حکومت نے نئے پلانٹس کے ساتھ پہلے سے موجود سہولتوں کو فعال بنانے پر بھی توجہ دی ہے۔ اگست میں وزیراعلیٰ نے 736 غیر فعال واٹر فلٹریشن پلانٹس کی بحالی کے لیے فوری اقدامات کی ہدایت کی۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ پہلے سے موجود سرکاری انفراسٹرکچر کو دوبارہ قابل استعمال بنا کر عوام کو فوری فائدہ پہنچایا جائے۔ منصوبے میں ان علاقوں کے لیے بوتل بند صاف پانی کی فراہمی بھی شامل ہے جہاں فوری طور پر پائپ لائن یا فلٹریشن پلانٹ کے ذریعے پانی پہنچانا ممکن نہیں۔ اگست کی بریفنگ کے مطابق رحیم یار خان، بہاولپور، خوشاب اور ڈیرہ غازی خان میں بوتل بندی کے منصوبوں پر کام جاری تھا۔ ہر بوتل بندی مرکز روزانہ تقریباً 500,2 بوتلیں فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ ایک پلانٹ فی گھنٹہ 000,5 لیٹر صاف پانی تیار کرسکتا ہے۔ مریم نواز شریف نے بوتل بند پانی پر صارفین سے فیس لینے کی ابتدائی تجویز بھی مسترد کرتے ہوئے ایسے علاقوں میں مفت صاف پانی پہنچانے کی ہدایت کی جہاں پینے کا محفوظ پانی دستیاب نہیں۔

مریم نواز شریف کی حکومت کا صاف پانی منصوبہ پنجاب میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے حوالے سے ایک بڑے پروگرام کی شکل اختیار کررہا ہے۔ 7782 نئے فلٹریشن پلانٹس 736 غیر فعال پلانٹس کی بحالی، 670 بوتل بندی مراکز کی تجویز، پائپ لائن کے ذریعے گھروں تک پانی پہنچانے کا پائلٹ منصوبہ اور کھارے پانی والے علاقوں میں جدید پیوریفیکیشن سسٹم اس پروگرام کے اہم اجزا ہیں۔ اس منصوبے پر تیزی سے ہونے والی پیش رفت کو مریم نواز شریف کی وزارتِ اعلیٰ کے دوران صاف پانی کی فراہمی کے حوالے سے ایک نمایاں عوامی فلاحی کامیابی کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ تاہم منصوبے کے دیرپا نتائج کا انحصار بروقت تکمیل، پانی کے معیار کی مسلسل نگرانی اور فلٹریشن پلانٹس کی مؤثر دیکھ بھال پر ہوگا۔

شہریار جنجوعہ

کراچی جیسے بڑے شہر کو مؤثر شہری انتظام کے لیے بااختیار اور مالی طور پر مضبوط بلدیاتی حکومت درکار ہے۔

پیپلز پارٹی کا انداز حکمرانی اور کراچی کا سوال!

کراچی کو سیاسی کشمکش نہیں، مؤثر حکومت، بااختیار بلدیاتی ادارے اور ترقیاتی نتائج درکار ہیں

کراچی پاکستان کا معاشی مرکز اور سندھ کی سب سے بڑی شہری آبادی ہے، لیکن گزشتہ کئی برسوں سے یہ شہر بنیادی شہری سہولتوں، امن و امان، ٹریفک، صفائی، پانی، نکاسی آب، تجاوزات اور ترقیاتی منصوبوں کی سست رفتاری جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف وسائل کی کمی کا مسئلہ ہے یا انداز حکمرانی، ترجیحات اور ادارہ جاتی انتظام کا بھی مسئلہ ہے۔ سندھ میں طویل عرصے سے برسر اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کو صوبے میں پالیسی سازی اور انتظامی فیصلوں کا وسیع اختیار حاصل ہے۔ اس لیے کراچی کی مسلسل بگڑتی صورت حال کو محض وفاقی حکومت، بلدیاتی اداروں یا مختلف اداروں کے باہمی اختلافات سے منسوب کرنا کافی نہیں۔ صوبائی حکومت کو بھی اپنی ذمہ داری کا جائزہ لینا ہوگا۔ کراچی کو پانی فراہم کرنے والا کے فور منصوبہ اس تاخیر کی نمایاں مثال ہے۔ برسوں پہلے شروع ہونے والا یہ منصوبہ اب بھی مکمل نہیں ہوسکا اور

موجودہ اندازوں کے مطابق اس کے پہلے مرحلے کی تکمیل 2029ء تک متوقع ہے۔ جس شہر کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہو، وہاں پانی جیسے بنیادی مسئلے کا اتنے طویل عرصے تک حل طلب رہنا حکمرانی اور منصوبہ بندی پر سوال اٹھاتا ہے۔ اسی طرح ییلو لائن بی آر ٹی بس منصوبہ بھی مقررہ مدت میں مکمل نہیں ہوسکا۔ شہر میں مختلف زیر تعمیر راستے، پل اور انڈر پاس بھی شہریوں کے لیے طویل عرصے تک مشکلات کا سبب بنتے رہے ہیں۔ کریم آباد انڈر پاس کی تکمیل میں تاخیر بھی اسی سلسلے کی ایک مثال ہے۔ صفائی کا مسئلہ بھی کراچی کی انتظامی

کمزوریوں کو نمایاں کرتا ہے۔ عالمی بینک کے تعاون سے جاری SWEEP پراجیکٹ میں تاخیر، معاہدوں کے انتظام اور ادارہ جاتی صلاحیت کے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ سندھ سولر انرجی اور KWSSIP سمیت بعض دیگر سرکاری منصوبوں میں بھی خریداری کے طریقہ کار اور شفافیت پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اگرچہ ایسے معاملات حتمی تحقیقات اور فیصلوں سے مشروط ہیں، لیکن عوامی منصوبوں میں شفافیت اور جواب دہی بنیادی ضرورت ہے۔ امن و امان کی صورت حال اپنی جگہ تشویش ناک ہے۔

شہریوں کو موبائل فون، موٹر سائیکل اور گاڑیوں سے محرومی سمیت جرائم کا سامنا ہے۔ میر رضا کے حالیہ قتل کیس کے معاملے نے پولیس تفتیش، فرانزک نظام اور تحقیقات کے طریق کار پر بھی بہت سارے سوالات پیدا کیے۔ ٹریفک کا بے ہنگم نظام، قانون کی خلاف ورزی، سڑکوں پر تجاوزات اور محلہ جاتی گلیوں کی خراب حالت شہری زندگی کو مزید مشکل بناتی ہے۔ تجاوزات کے خلاف وقتی کارروائیاں مسئلے کا مستقل حل نہیں۔ جب تک مستقل نگرانی، قانون پر یکساں عمل اور مؤثر شہری منصوبہ بندی نہیں ہوگی، تجاوزات دوبارہ قائم ہوتی رہیں گی۔ قدرتی آفات سے نمٹنے کی تیاری بھی حکمرانی کا اہم امتحان ہے۔ بارش سے پہلے انتظامات کے دعوے ہر سال کیے جاتے ہیں، لیکن بارش ہوتے ہی کئی علاقوں میں پانی جمع ہونا اور نکاسی آب کا ناکام نظام سامنے آجاتا ہے۔ گل پلازہ آتش زدگی نے بھی عمارتوں کی حفاظت، ہنگامی اخراج، آگ بجھانے کے انتظامات اور ذمہ دار اداروں کی نگرانی کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا کیے۔ اس پورے مسئلے کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ کراچی کو مؤثر شہری انتظام کے لیے بااختیار اور مالی طور پر مضبوط بلدیاتی حکومت درکار ہے۔ صوبائی حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان بلدیاتی اختیارات پر اختلاف نے شہری

انتظام کو بھی سیاسی کشمکش بنا دیا ہے۔ روزگار اور معاشی ترقی کے میدان میں بھی کراچی اپنی پوری صلاحیت کے مطابق آگے نہیں بڑھ سکا۔ صنعتی سرگرمی، چھوٹے کاروبار، نوجوانوں کے لیے ہنر اور نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے بجائے اگر سرکاری ملازمتیں سیاسی، لسانی یا ذاتی وابستگیوں سے جوڑی جائیں تو اس سے میرٹ اور عوامی اعتماد دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ یہ تمام مسائل ایک بڑے سیاسی سوال کو جنم دیتے ہیں۔ جب شہری یہ محسوس کریں کہ ان کے مسائل طویل عرصے تک حل نہیں ہورہے تو نئے صوبوں اور نئے انتظامی یونٹوں کا مطالبہ زور پکڑتا ہے۔ سندھ کی تقسیم کے خلاف سیاسی مؤقف اپنی جگہ، لیکن بہتر حکمرانی کا تقاضا یہ ہے کہ صوبائی حکومت شہریوں کو عملی طور پر دکھائے کہ موجودہ انتظامی ڈھانچے کے اندر بھی مؤثر، شفاف اور جواب دہ حکومت فراہم کی جاسکتی ہے۔ کراچی کے مسائل پر عملی بہتری پیپلز پارٹی کی صوبائی حکومت کے لیے شہری اعتماد بحال کرنے کا بہترین موقع ہے اور سندھ کو نئے نقشے سے پہلے ایک بہتر حکمرانی کی ضرورت ہے۔

ماہنامہ مقامی حکومت (لاہور)

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

برائے رابطہ:
واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
رابطہ آفس: D/1-65، جوہر ٹاؤن، لاہور
قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرِ سالانہ: 1000 روپے

ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

کراچی کا مسئلہ: ادارے زیادہ، اختیار کس کے پاس؟

اداریہ

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر، معاشی سرگرمیوں کا مرکز اور لاکھوں شہریوں کا گھر ہے، لیکن اس کے شہری مسائل کی نوعیت دیکھیں تو ایک ہی بنیادی سوال بار بار سامنے آتا ہے کہ کراچی کے مسائل کا حل نئے ادارے ہیں یا واضح اختیارات، مناسب وسائل اور مضبوط مقامی حکومت؟ کراچی میں شہری خدمات اور ترقیاتی امور مختلف سرکاری اداروں میں تقسیم ہیں۔ صوبائی حکومت کے محکمے، بلدیاتی ادارے، ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز، واٹر اینڈ سیوریج کے ادارے، ترقیاتی اتھارٹیز اور دیگر ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں کام کرتے ہیں۔ مسئلہ صرف اداروں کی تعداد نہیں بلکہ ان کے اختیارات اور ذمہ داریوں کی واضح تقسیم، باہمی رابطے اور جواب دہی کا بھی ہے۔ جب ایک شہر کے بنیادی مسائل کئی اداروں کے درمیان تقسیم ہوں تو شہری کے لیے یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کس مسئلے کا ذمہ دار کون ہے۔ اس بحث میں کراچی کے میئر کو اکثر تمام شہری مسائل کا براہِ راست ذمہ دار سمجھ لیا جاتا ہے۔ سڑکیں خراب ہوں، کچرا جمع ہو، پانی کا مسئلہ ہو، سیوریج کی شکایت ہو یا ٹریفک کی صورتحال، عوامی اور سیاسی تنقید کا بڑا حصہ میئر کے منصب کی طرف چلا جاتا ہے۔ میئر یقیناً کراچی کی شہری حکومت کا اہم ترین منتخب نمائندہ ہے اور اسے اپنی ذمہ داریوں کے لیے جواب دہ ہونا چاہیے، لیکن کراچی کے پورے شہری نظام کی ذمہ داری صرف میئر پر ڈال دینا مسئلے کی مکمل تصویر پیش نہیں کرتا۔ بالخصوص ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کی سطح کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مقامی سطح پر سڑکوں، گلیوں، نالوں، پارکوں، صفائی ستھرائی، تجاوزات سے متعلق بعض امور اور دیگر بلدیاتی خدمات میں ٹاؤنز کا اہم کردار ہے۔ شہری کا روزمرہ رابطہ بھی اکثر اسی نچلی سطح کے بلدیاتی ادارے سے ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کی مالی اور انتظامی استعداد، افرادی قوت، فنی مہارت اور دستیاب وسائل پر قومی و شہری بحث نسبتاً کم دکھائی دیتی ہے۔ اگر ٹاؤنز کو ذمہ داریاں دی گئی ہیں تو انہیں ان ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے مناسب فنڈز، تربیت، فنی عملہ، آلات، منصوبہ بندی کی صلاحیت اور انتظامی اختیار بھی فراہم کرنا ہوگا۔ کمزور ٹاؤن حکومتوں سے بہتر شہری خدمات کی توقع کرنا اسی طرح مشکل ہے جیسے وسائل کے بغیر کسی ادارے سے بڑے نتائج کی توقع کی جائے۔ کراچی کے شہری نظام میں بہتری کے لیے ضروری ہے کہ ہر ادارے کی ذمہ داری واضح ہو، اختیارات اسی سطح پر موجود ہوں جہاں ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور مالی وسائل بھی اسی تناسب سے فراہم کیے جائیں۔ اس کے ساتھ اداروں کے درمیان مؤثر رابطے اور شفاف جواب دہی کا نظام قائم ہونا چاہیے۔ کراچی کو مزید اداروں سے زیادہ واضح ذمہ داری، بااختیار مقامی حکومت اور مضبوط ٹاؤن نظام کی ضرورت ہے۔ میئر سے جواب طلبی اپنی جگہ ضروری ہے، مگر ایک کروڑوں آبادی والے شہر کو چلانے کے لیے صرف ایک عہدے دار کو تنقید کا مرکز بنا دینا کافی نہیں۔ کراچی کی بہتری کے لیے میئر، ٹاؤنز، صوبائی حکومت اور دیگر متعلقہ اداروں کو اپنی اپنی ذمہ داری اور اختیار کے مطابق جواب دہ بنانا ہوگا۔ آخرکار شہری کو اس بات سے غرض ہے کہ اس کی گلی صاف ہو، سڑک قابلِ استعمال ہو، نکاسیٔ آب درست ہو اور بنیادی سہولیات میسر ہوں۔ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب اختیار، وسائل اور ذمہ داری ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔

پنجاب میں وائلڈ لائف کے تحفظ کے لئے اقدامات

مضمون

تحریر۔۔۔۔ محمد یاسین ظفر

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب وائلڈ لائف کے تحفظ اور فروغ کیلئے پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مثال بن رہا ہے۔ وائلڈ لائف ڈے کے حوالے سے پیغام میں وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ پنجاب کو 50 ہزار پرندے، 1020 جنگلی جانور، 30 ریچھ ریسکیو کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ وائلڈ لائف کے تحفظ کیلئے پنجاب میں 14700 چالان، 1050 ایف آئی آر رجسٹرڈ کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں 104 ایریاز وائلڈ لائف پروٹیکٹڈ قرار اور 3 وائلڈ لائف ری ہیبلیٹیشن سنٹر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ پنجند ڈولفن کی محفوظ پناہ گاہ کی نشاندہی کیلئے پہلی مرتبہ تھرمل ڈرونز کے ذریعے اے آئی بیسڈ سروے کا آغاز کیا گیا ہے۔ جام پور، بیٹ لنڈی پتافی تا گدو بیراج، پنجند انڈس ڈولفن کی محفوظ پناہ گاہ قرار، نقصان دہ سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے اقدامات کیے گئے ہیں۔ پنجاب میں پہلی مرتبہ باقاعدہ وائلڈ لائف رینجرز قائم کی گئیں اور 544 کی ٹریننگ مکمل کی جا چکی ہے۔ پٹرولنگ اور وائلڈ لائف کرائم آپریشن کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ صوبہ بھر میں وائلڈ لائف قوانین کا سختی سے نفاذ کر کے 14700 چالان، 1050 ایف آئی آر درج، 205 ملین روپے جرمانہ وصول کیے گئے۔ وائلڈ لائف کورس کیلئے بہترین گاڑیاں، کمیونیکیشن اور ریسکیو آلات، پروٹیکشن گیئر اور دیگر آپریشنل سپورٹ کی فراہمی کی گئی ہے۔ وائلڈ لائف ہیلپ لائن 1107 پر موصول ہونے والی 950 شکایات رکیسز کا ازالہ کیا گیا۔ وائلڈ لائف تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے 13 جدید ترین ریسکیو وہیکلز فیلڈ فارمیشن میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگلی جانوروں کے علاج کیلئے سٹیٹ آف دی آرٹ وٹرنری ہسپتال کمپلیکس کا قیام کیا گیا ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ وائلڈ لائف ہاسپٹل آن ویلز، موبائل وٹرنری کلینک پراجیکٹ شروع کیے ہیں۔ پنجاب بھر میں جنگلی حیات کے فروغ کیلئے 920 جی آئی ایس میپ تیار، 108 وائلڈ لائف پروٹیکٹڈ ایریاز کی ڈیجیٹلائزیشن کی گئی ہے۔ کلر کہار، ملتان، ساہیوال، راولپنڈی، سرگودھا، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور فیصل آباد کے علاقائی سنٹرز کو جی آئی ایس میپ سے منسلک کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگلی جانوروں کی حفاظت اور نقل و حرکت کو نوٹ کرنے کیلئے جی پی ایس کالر ٹریکر متعارف کرایا گیا ہے۔ لاہور سفاری زو میں ریسکیو کیے جانے والے جنگلی جانوروں کے لئے ایمرجنسی وٹرنری کیئر سنٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ ایمرجنسی وٹرنری کیئر سنٹرز میں کرنطینا، بحالی اور ریسکیو ریکوری سپورٹ سنٹر بھی قائم کیے گئے ہیں۔ پنجاب میں پہلی مرتبہ جنگلی حیات کے تحفظ اور فروغ کیلئے موثر آگاہی مہم، سات مقامات پر کمیونٹی بیسڈ پناہ گاہیں اور سات پرائیویٹ وائلڈ لائف ریزروائر ہیں۔ پنجاب کے پہلے وائلڈ لائف سٹوڈنٹس انٹرن شپ پروگرام کا آغاز، ماہانہ 60 ہزار روپے سکالرشپ مقرر کیے گئے ہیں۔ لاہور سفاری زو میں ساون ڈی سینما، زرافہ سفاری کیفے، اور سفاری ٹری کیفے اور نایاب سہولتیں موجود ہیں۔ معلومات، آگاہی اور نیچر ایجوکیشن کیلئے لاہور سفاری زو میں پہلے مرتبہ وائلڈ لائف کمیونیکیشن ہب قائم کیا گیا ہے۔ لاہور سفاری زو میں نایاب افریقی ہرن، زرافے، جنگلی بھینسیں، نائلا اور بکس جیسے نایاب جنگلی جانوروں کا اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب میں دلدلی علاقوں اور آبی زمینوں کی نشاندہی کیلئے مانیٹرنگ ایکو سسٹم، جی او سپیشل انٹیلی جنس قائم کیا گیا ہے۔ 9 نایاب جنگلی جانوروں کے تحفظ کیلئے اے آئی ان ٹگریٹڈ تھرمل ڈرون کے ذریعے وائلڈ لائف ڈیڈکشن سسٹم قائم کر دیا گیا۔ اے آئی اور مشین لرننگ تھرمل سروے کے ذریعے اڑیال، نیل گائے، ہرن، ریچھ، کلور اور دیگر جانوروں کے تحفظ اور فروغ کیلئے موثر اقدامات ممکن ہوئے ہیں۔ کلر کہار، نیلا وہان، سنبلی اور کنڈ واجھیل کے فضائی سروے مکمل کیے گئے ہیں۔ پنجاب میں پہلا ٹیکنالوجی این ایبل وائلڈ لائف جانور شماری کا عمل مکمل کر لیا گیا ہے۔ جنگلی حیات کے تحفظ اور فروغ کو یقینی بنانے کیلئے برسوں پرانے فرسودہ قوانین میں موثر ترامیم کی گئی ہیں۔ بانسرا گلی، مری بائیوڈائیورسٹی پارک اور چھانگا مانگا میں ایکو ڈویلپمنٹ کا آغاز کیا گیا ہے۔

کمشنر بہاولپور کا چشتیاں سہولت بازار کا دورہ، معیاری اشیاء مقررہ نرخوں پر فراہم کرنے کی ہدایت

چشتیاں

کمشنر بہاولپور ڈویژن عرفان علی کاٹھیا نے کہا ہے کہ عوام کو معیاری اشیائے خورد و نوش حکومت کی مقررہ قیمتوں پر فراہم کرنا ضلعی انتظامیہ کی اولین ذمہ داری ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ویژن کے مطابق عوام کو بہترین سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر بہاولنگر سید محمد عباس شاہ کے ہمراہ چشتیاں میں قائم سہولت بازار کا تفصیلی دورہ کیا، جہاں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) جام آفتاب احمد، اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں چودھری غلام مصطفیٰ جٹ اور دیگر افسران بھی موجود تھے۔ سرکار یخدمات ڈھونڈیں کمشنر نے مختلف اسٹالز کا معائنہ کرتے ہوئے اشیائے خورد و نوش کے معیار، قیمتوں، صفائی، دستیابی اور مجموعی انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے بازار میں موجود شہریوں سے ملاقات کر کے سہولت بازار میں فراہم کی جانے والی اشیاء اور سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔ اس موقع پر متعلقہ افسران کو ہدایت کی گئی کہ تمام اشیاء مقررہ نرخوں پر دستیاب ہوں، صفائی اور نظم و ضبط ہر صورت برقرار رکھا جائے اور عوامی سہولت میں کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر سید محمد عباس شاہ نے یقین دہانی کرائی کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق عوام کو معیاری اشیاء اور بہترین سہولیات کی فراہمی کے لیے ضلعی انتظامیہ تمام ضروری اقدامات جاری رکھے گی۔

فہرست

1 پیپلز پارٹی کا انداز حکمرانی اور کراچی کا سوال!
2 ایڈیٹوریل
3 جنوبی کوریا میں مقامی حکومتوں کا نظام
4 نئے صوبے بنانے سے پہلے بیوروکریسی میں اصلاحات ضروری ہیں
5 لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا 61.88 ارب روپے کا بجٹ منظور
6 پانی کے بحران پر قومی اتفاق رائے ضروری ہے: اسپیکر قومی اسمبلی
7 مسلم لیگ (ق) سندھ کی صوبائی تنظیم تحلیل، نوٹیفکیشن جاری
8 میئر کراچی مرتضیٰ وہاب کا ذیابیطس کے مرض میں مبتلا بچوں کی معاونت کا اعلان
9 پانی کے قدرتی نظام کی بحالی، موسمیاتی لچک مضبوط بنانے کے لیے نئی مہم
10 وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے کرپٹ پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا حکم
11 بہاولنگر پولیس میں متعدد تھانوں کے ایس ایچ اوز تبدیل
12 نئے صوبوں، انتظامی اصلاحات اور بااختیار بلدیاتی نظام پر قومی مباحثہ

جنوبی کوریا میں مقامی حکومتوں کا نظام

مقامی خوداختیاری اور جمہوری حکمرانی کا قابلِ تقلید ماڈل

ڈاکٹر بلال ظفر

جنوبی کوریا کو عموماً تیز رفتار معاشی ترقی، جدید شہری انتظام اور مضبوط ریاستی اداروں کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے، لیکن اس کی ترقی میں مقامی حکومتوں کا کردار بھی اہم رہا ہے۔ ملک کا مقامی حکومت کا نظام اس بات کی مثال پیش کرتا ہے کہ کس طرح ایک نسبتاً مرکزی انتظامی ڈھانچے سے بتدریج ایک ایسے نظام کی طرف پیش رفت کی جاسکتی ہے جس میں مقامی آبادی اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتی ہے، مقامی کونسلیں بجٹ اور پالیسی معاملات پر فیصلہ سازی کرتی ہیں اور مقامی حکومتیں شہریوں کی روزمرہ ضروریات سے متعلق متعدد خدمات انجام دیتی ہیں۔

تاریخی پس منظر

جنوبی کوریا میں مقامی انتظامیہ کی تاریخ جدید جمہوری مقامی حکومت سے کہیں پرانی ہے۔ جوزون دور میں نظام زیادہ تر مرکزی تھا، تاہم مقامی سطح پر بعض مشاورتی ادارے موجود تھے۔ 1949 میں مقامی خوداختیاری قانون کے نفاذ سے مقامی حکومت کی قانونی بنیاد قائم ہوئی، لیکن مرکزی حکومت کا اثر برقرار رہا۔ 1961 میں مقامی کونسلیں تحلیل کر دی گئیں اور مقامی سربراہان کی تقرری کا نظام نافذ ہوا، جس سے مقامی خوداختیاری محدود ہو گئی۔ 1988 میں قانون میں اہم ترامیم اور 1991 میں مقامی کونسلوں کی بحالی کے بعد مقامی جمہوریت کی بحالی کا عمل شروع ہوا۔ بالآخر جون 1995 میں مقامی حکومتوں کے سربراہان کے براہِ راست انتخابات کے ساتھ جنوبی کوریا میں موجودہ مقامی خوداختیاری کا نظام مکمل طور پر نافذ ہوا۔

آئینی اور قانونی بنیاد

جنوبی کوریا کے آئین کے باب VIII میں مقامی خوداختیاری کی بنیاد فراہم کی گئی ہے۔ آرٹیکل 117 مقامی حکومتوں کو شہری بہبود، املاک کے انتظام اور مقامی ضوابط بنانے کا اختیار دیتا ہے، جبکہ آرٹیکل 118 مقامی کونسلوں کے قیام کی ضمانت دیتا ہے۔ ActAutonomyLocal مقامی حکومت کے ڈھانچے، اختیارات اور انتخابات کا بنیادی قانونی فریم ورک ہے، جس کا مقصد مؤثر مقامی انتظامیہ، متوازن علاقائی ترقی اور جمہوری عمل کو مضبوط بناتا ہے۔

دو سطحی مقامی حکومت کا ڈھانچہ

جنوبی کوریا میں عمومی طور پر دو سطحی مقامی حکومت کا نظام رائج ہے:

1. علاقائی یا اعلیٰ سطح کی مقامی حکومتیں
2. بنیادی یا نچلی سطح کی مقامی حکومتیں

ملک میں 17 علاقائی اور 226 بنیادی مقامی حکومتیں موجود ہیں۔ علاقائی سطح پر ایک CitySpecial (Seoul)، چھ CitiesMetropolitan، ایک Special City Autonomous (Sejong)، آٹھ Provinces اور ایک Special Province Autonomous (Jeju) شامل ہیں۔ بنیادی سطح پر 75 Cities، 82 Counties اور 69 Districts شامل ہیں۔ سیجونگ اور جیجو کو خصوصی انتظامی حیثیت حاصل ہے اور وہاں عمومی دو سطحی ماڈل سے مختلف انتظامی ڈھانچہ موجود ہے۔

مقامی کونسل اور انتظامیہ

جنوبی کوریا میں مقامی کونسل اور حکومت کے سربراہ کے اختیارات الگ ہیں۔ کونسل کے ارکان عوام براہِ راست منتخب کرتے ہیں اور وہ مقامی قوانین، بجٹ اور پالیسیوں کی منظوری و نگرانی کرتے ہیں۔ دوسری جانب مقامی حکومت کا سربراہ انتظامی امور، پالیسیوں کے نفاذ اور سرکاری عملے کی نگرانی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس تقسیم سے مقامی سطح پر نمائندگی، فیصلہ سازی اور انتظامی نگرانی کے واضح کردار قائم ہوتے ہیں۔

براہ راست عوامی نمائندگی

جنوبی کوریا میں مقامی حکومت کے سربراہان اور مقامی کونسل کے ارکان براہِ راست عوامی ووٹ سے منتخب ہوتے ہیں۔ انتخابات بیک وقت منعقد ہوتے ہیں اور مدت چار سال ہوتی ہے۔ 18 سال یا اس سے زائد عمر کے اہل شہری، جو متعلقہ علاقے میں رہائش رکھتے ہوں، ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں۔ مقامی جمہوریت صرف انتخابات تک محدود نہیں۔ شہریوں کو بعض حالات میں منتخب مقامی عہدیداروں کے خلاف recall کا مطالبہ کرنے اور اہم معاملات پر referendum کی درخواست کرنے کا حق بھی حاصل ہے۔ یہ طریقۂ کار مقامی حکومت کو شہریوں کے سامنے براہِ راست جواب دہ بنانے کے لیے اہم ادارہ جاتی ذرائع فراہم کرتا ہے۔

مقامی حکومتوں کے اختیارات اور ذمہ داریاں

جنوبی کوریا میں مقامی حکومتوں کے معاملات بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں:

1. خوداختیاری امور (autonomous affairs) اور
2. تفویض کردہ امور (affairsdelegated)

مقامی حکومتوں کو انتظامی تنظیم، مقامی ضوابط، مقامی محصولات، بجٹ، سرکاری املاک، شہری بہبود، صحت، صفائی، کچرے کے انتظام، مقامی صنعت، زراعت، شہری منصوبہ بندی، سڑکوں، پانی و نکاسی آب، رہائش، ثقافت، کھیل اور دیگر متعدد شعبوں میں ذمہ داریاں حاصل ہیں:

شہری فلاح: مقامی حکومتیں شہریوں کی فلاح سے متعلق پروگرام چلاتی ہیں، سماجی بہبود کی سہولیات کا انتظام کرتی ہیں اور غریب، بزرگ، بچوں، نوجوانوں، خواتین اور معذور افراد کے لیے مختلف خدمات فراہم کرتی ہیں۔

صحت عامہ: متعدی بیماریوں سے بچاؤ، صفائی اور کچرے کے انتظام میں بھی مقامی حکومتوں کا کردار ہے۔

مقامی معاشی ترقی: زراعت، جنگلات، مویشی، ماہی گیری، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار، علاقائی صنعتوں اور مقامی سیاحت کے فروغ سے متعلق امور بھی مقامی حکومتوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

شہری ترقی اور بنیادی سہولیات: شہری منصوبہ بندی، سڑکوں کی تعمیر و دیکھ بھال، رہائشی ماحول کی بہتری، پارکس، پانی اور سیوریج کے نظام اور دیگر عوامی سہولیات کی فراہمی مقامی حکومتوں کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اعلیٰ اور بنیادی مقامی حکومتوں کے درمیان تقسیمِ کار

جنوبی کوریا میں حکومت کی مختلف سطحوں کے درمیان ذمہ داریاں اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور انتظامی کارکردگی کے اصول پر تقسیم ہیں۔ علاقائی حکومتیں بڑے منصوبوں، شہری منصوبہ بندی، ماحولیات اور علاقائی بنیادی ڈھانچے کی نگرانی کرتی ہیں، جبکہ بنیادی مقامی حکومتیں سڑکوں، پانی و سیوریج، پارکس، رہائش اور سماجی بہبود جیسی روزمرہ خدمات فراہم کرتی ہیں۔

مالیاتی نظام: خوداختیاری اور مرکز پر انحصار

جنوبی کوریا میں مقامی حکومتیں سرکاری اخراجات کا بڑا حصہ انجام دیتی ہیں، لیکن اپنی آمدنی کا محدود حصہ خود پیدا کرتی ہیں، اس لیے انہیں مرکزی حکومت کی مالی منتقلی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اہم ذرائع میں مقامی ٹیکس، مقامی تعلیمی گرانٹس، قومی مالی معاونت اور صوبائی تعلیمی فنڈز شامل ہیں۔ یوں جنوبی کوریا میں انتظامی خوداختیاری کے ساتھ مالیاتی انحصار بھی موجود ہے۔ مرکزی مالی منتقلی کے باوجود مقامی حکومتوں کو بجٹ سازی میں غیر یقینی، منظوری میں تاخیر اور کم شرحِ عمل درآمد جیسے مسائل کا سامنا رہتا ہے، جس سے غیر استعمال شدہ رقوم باقی رہ سکتی ہیں۔

جنوبی کوریا کے ماڈل سے کیا سیکھا جاسکتا ہے؟

جنوبی کوریا کا تجربہ بتاتا ہے کہ مؤثر مقامی حکومت کے لیے آئینی و قانونی تحفظ، براہِ راست منتخب قیادت، مضبوط مقامی کونسلیں، واضح اختیارات، شہری شرکت اور مناسب مالی وسائل ضروری ہیں۔ مرکزی حکومت مالی معاونت فراہم کرتی ہے، جبکہ مقامی حکومتیں شہری خدمات اور علاقائی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ نظام کئی دہائیوں کے ارتقا کا نتیجہ ہے، جس میں مقامی کونسلوں کی بحالی اور 1995 میں براہِ راست مقامی انتخابات اہم سنگِ میل تھے۔ جنوبی کوریا کا تجربہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ مقامی جمہوریت، اختیارات اور مالی وسائل کو ایک مربوط نظام کے طور پر مضبوط کرنا ضروری ہے۔ جنوبی کوریا کے آئین میں مقامی خوداختیاری کی بنیاد فراہم کی گئی ہے۔ جس کے تحت مقامی حکومتوں کو شہریوں کی فلاح سے متعلق امور انجام دینے، املاک کا انتظام کرنے اور قانون کے دائرے میں مقامی خوداختیاری سے متعلق ضوابط بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ جنوبی کوریا میں مقامی حکومتیں شہری فلاح، بنیادی سہولیات، مقامی معاشی ترقی، شہری منصوبہ بندی، ثقافت، ماحولیات اور دیگر روزمرہ معاملات میں وسیع ذمہ داریاں ادا کرتی ہیں۔

پنجاب کے 40 محکموں میں سیکشن افسران کی 101 آسامیوں کا باضابطہ خاتمہ

اسلام آباد پنجاب حکومت نے صوبے کے 40 انتظامی محکموں میں سیکشن افسران (17-BS) کی 101 آسامیوں کو باضابطہ طور پر ختم کر دیا ہے، جن میں جنوبی پنجاب سول سیکریٹریٹ کے تحت کام کرنے والے 15 محکمے بھی شامل ہیں۔ پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری نے جمعرات کو صوبے کے تمام انتظامی سیکریٹریز کو اس فیصلے سے باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا۔ اس سے قبل رواں ماہ پنجاب حکومت نے 40 انتظامی محکموں میں سیکشن افسران کی 101 آسامیوں کو ختم کر کے انہیں ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر (AAC) کی آسامیوں میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس فیصلے پر صوبائی مینجمنٹ سروس (PMS) افسران کی جانب سے تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان کا مؤقف تھا کہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس (PAS) کے افسران نے یکطرفہ طور پر فیصلے کیے اور ان کے نوجوان افسران کو باقاعدہ اسسٹنٹ کمشنر کے طور پر مختلف تحصیلوں میں تعیناتی سے قبل ایک درجہ نیچے کر دیا گیا۔ PMS افسران نے یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ ان کے تحفظات دور کرنے کے لیے PAS افسران کو بھی مساوی تعداد میں AAC تعینات کیا جائے۔ پنجاب حکومت نے پہلے مرحلے میں صوبے کی مختلف تحصیلوں میں 35 ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنرز تعینات کیے، جن میں 22 PMS اور 13 PAS افسران شامل تھے۔ PMS افسران کو ان کی سابقہ تعیناتیوں سے تبدیل کر کے AAC تعینات کیا گیا، جبکہ 13 PAS افسران، جو AC (UT) کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، کو اپنے متعلقہ علاقوں میں AAC کا اضافی چارج دیا گیا۔ پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری افتخار علی ساہو کی جانب سے جاری تازہ نوٹیفکیشن کے مطابق ختم کی گئی سیکشن افسران کی آسامیوں میں سے 26 افسران کو AAC کے طور پر فیلڈ میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق دوسرے مرحلے میں PMS24 افسران کو ان کے موجودہ عہدوں سے تبدیل کر کے ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنرز تعینات کیا گیا ہے۔ PAS افسران میں ایک AC (UT) کو وہاڑی کے AAC کا اضافی چارج دیا گیا ہے، جبکہ تونسہ میں AAC کے طور پر خدمات انجام دینے والے ایک PAS افسر کو خالی آسامی پر ڈیرہ غازی خان کا AAC تعینات کر دیا گیا ہے۔

نئے صوبے بنانے سے پہلے بیوروکریسی میں اصلاحات ضروری ہیں: بیرسٹر عقیل ملک وزیر مملکت برائے قانون و انصاف

لاہور نئے صوبوں یا انتظامی یونٹس کا قیام اکیلا پاکستان کے انتظامی مسائل حل نہیں کر سکتا، اختیارات، ذمہ داری اور احتساب کا نظام ازسرِنو ترتیب دینا ہوگا، عقیل ملک ٹیکسلا: وزیر مملکت برائے قانون و انصاف بیرسٹر عقیل ملک نے کہا ہے کہ نئے صوبوں یا انتظامی یونٹس کا قیام اکیلے پاکستان کے طرزِ حکمرانی کے مسائل حل نہیں کر سکتا، اس لیے کسی بھی ایسے اقدام سے قبل بیوروکریسی میں جامع اصلاحات ناگزیر ہیں۔ کہ "نئے صوبے یا مزید انتظامی یونٹس بنانے سے بذاتِ خود طرزِ حکمرانی کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔" وزیر مملکت نے کہا کہ عوام کو بہتر خدمات کی فراہمی اور سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے بامعنی بیوروکریٹک اصلاحات ضروری ہیں۔ ریاستی مشینری میں اختیارات، ذمہ داری اور احتساب کی تقسیم کا ازسرِنو تعین کیا جانا چاہیے تاکہ عوامی شکایات کا بروقت ازالہ اور اداروں کی مؤثر کارکردگی یقینی بنائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی معیشت بتدریج استحکام کی جانب بڑھ رہی ہے اور مختلف شعبوں میں بہتری دیکھی جا رہی ہے۔ حکومت ان مثبت پیش رفت کو مستحکم کرنے کے لیے مزید اصلاحات اور پالیسی اقدامات پر عمل پیرا ہے۔ عقیل ملک نے کہا کہ وزیر اعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر معیشت کو مضبوط بنانے اور ملک کو معاشی تبدیلی کی جانب لے جانے کی کوششوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ معاشی استحکام کوئی ایک بار حاصل ہونے والی کامیابی نہیں بلکہ ایک مسلسل عمل ہے جس کے لیے مستقل پالیسیوں، طویل المدتی منصوبہ بندی اور ساختی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے حوالے سے وزیر مملکت نے کہا کہ امریکا اور ایران کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی کوششوں میں پاکستان نے اہم سفارتی کردار ادا کیا ہے۔ کشمیر کے انتخابات اور ملک کی سیاسی صورتحال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان بیانات کے تبادلے کو جمہوری سیاست کا معمول قرار دیا۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی جانب سے مسلم لیگ (ن) کے "کاؤنٹ ڈاؤن" سے متعلق بیان پر ردعمل دیتے ہوئے عقیل ملک نے کہا کہ رانا ثناء اللہ اس بیان کا جواب دے چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگست کے اختتام پر کشمیر کے انتخابی عمل کے تمام مراحل مکمل ہونے کے بعد ملک کی سیاسی صورتحال مزید واضح ہو جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کے بعد پیپلز پارٹی کو بھی سیاسی "کاؤنٹ ڈاؤن" کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سے منسوب بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے عقیل ملک نے کہا کہ محسن نقوی حکومت کا حصہ ہیں اور بطور وفاقی وزیر داخلہ اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ سرکاری خدمات اور معلومات تک رسائی انہوں نے کہا کہ محسن نقوی کے بیانات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا گیا" جبکہ موجودہ نظام کی خامیاں سب کے علم میں ہیں۔

تار، تخریب اور دستاویزی فلمیں دریافت کرنا واہ کینٹ میں ایک نجی بزنس سینٹر کی افتتاحی تقریب کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتظامی اصلاحات وقت کی اہم ضرورت بن چکی ہیں اور موجودہ بیوروکریٹک نظام میں بنیادی تبدیلیوں کے بغیر ملک پائیدار ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات 15 دسمبر سے 15 جنوری کے درمیان کرانے کی تجویز، الیکشن کمیشن کی اصولی منظوری

اسلام آباد پنجاب حکومت نے صوبے میں بلدیاتی انتخابات 15 دسمبر سے 15 جنوری کے درمیان کرانے کی تجویز دی ہے، جس پر الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اصولی طور پر اتفاق کر لیا ہے۔ اجلاس میں انتخابات مرحلہ وار کرانے کی تجویز پر بھی غور کیا گیا تاکہ سیکیورٹی اور انتظامی انتظامات کو بہتر انداز میں یقینی بنایا جا سکے۔ جنوبی ایشیائی تارکینِ وطن کی کمیونٹیز دریافت کرنا الیکشن کمیشن کے جاری کردہ بیان کے مطابق پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کی تاریخ مقرر کرنے کے حوالے سے اجلاس ہوا، جس میں صوبائی حکومت نے 15 دسمبر سے 15 جنوری کے درمیان انتخابات کرانے کی تجویز پیش کی۔ الیکشن کمیشن نے مجوزہ مدت کے دوران انتخابات کرانے سے اصولی اتفاق کیا۔ اجلاس میں بلدیاتی انتخابات مرحلہ وار کرانے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ حکام کے مطابق مرحلہ وار انتخابات کا مقصد انتخابی عمل کے بہتر انتظام، سیکیورٹی کی مؤثر فراہمی اور انتظامی امور کو زیادہ منظم انداز میں مکمل کرنا ہے۔ الیکشن کمیشن کو بتایا گیا کہ دسمبر اور جنوری میں انتخابات کرانے کی صورت میں طلبہ کے امتحانات مکمل ہو چکے ہوں گے جبکہ دھند کی شدت بھی نسبتاً کم ہوگی۔ اس کے علاوہ تدریسی عملہ بھی انتخابی ڈیوٹی کے لیے دستیاب ہوگا۔ اجلاس کو مزید بتایا گیا کہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کے لیے حلقہ بندیوں کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ الیکشن کمیشن نے متعلقہ کمیٹی کو ہدایت کی کہ مرحلہ وار بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے تفصیلی پلان جلد پیش کیا جائے۔ چیف الیکشن کمشنر سکندر سلطان راجہ نے اجلاس میں پیش کی جانے والی تجاویز کو سراہتے ہوئے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد آئینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 140-A کے تحت بلدیاتی انتخابات کرانا آئینی تقاضا ہے، جبکہ متعلقہ قانون کے تحت مقامی حکومتوں کی مدت ختم ہونے کے بعد 120 دن کے اندر انتخابات کرانا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے۔

پنجاب کے 40 محکموں میں سیکشن افسران کی 101 آسامیوں کا باضابطہ خاتمہ

لاہور پنجاب حکومت نے صوبے کے 40 انتظامی محکموں میں سیکشن افسران (BS-17) کی 101 آسامیوں کو باضابطہ طور پر ختم کر دیا ہے، جن میں جنوبی پنجاب سول سیکریٹریٹ کے تحت کام کرنے والے 15 محکمے بھی شامل ہیں۔ پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری نے جمعرات کو صوبے کے تمام انتظامی سیکریٹریز کو اس فیصلے سے باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا۔ &State Government Local اس سے قبل رواں ماہ پنجاب حکومت نے 40 انتظامی محکموں میں سیکشن افسران کی 101 آسامیوں کو ختم کر کے انہیں ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر (AAC) کی آسامیوں میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس فیصلے پر صوبائی مینجمنٹ سروس (PMS) افسران کی جانب سے تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان کا مؤقف تھا کہ پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس (PAS) کے افسران نے یکطرفہ طور پر فیصلے کیے اور ان کے نوجوان افسران کو باقاعدہ اسسٹنٹ کمشنر کے طور پر مختلف تحصیلوں میں تعیناتی سے قبل ایک درجہ نیچے کر دیا گیا۔ PMS افسران نے یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ ان کے تحفظات دور کرنے کے لیے PAS افسران کو بھی مساوی تعداد میں AAC تعینات کیا جائے۔ پنجاب حکومت نے پہلے مرحلے میں صوبے کی مختلف تحصیلوں میں 35 ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنرز تعینات کیے، جن میں PMS22 اور 13 PAS افسران شامل تھے۔ PMS افسران کو ان کی سابقہ تعیناتیوں سے تبدیل کر کے AAC تعینات کیا گیا، جبکہ 13 PAS افسران، جو AC (UT) کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، کو اپنے متعلقہ علاقوں میں AAC کا اضافی چارج دیا گیا۔ پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری افتخار علی ساہو کی جانب سے جاری تازہ نوٹیفکیشن کے مطابق ختم کی گئی سیکشن افسران کی آسامیوں میں سے 26 افسران کو AAC کے طور پر فیلڈ میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

سندھ حکومت نے ڈپٹی کمشنرز کو متروکہ وقف املاک کا ضلعی ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا

کراچی سندھ حکومت نے صوبے کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو اپنے اپنے اضلاع میں متروکہ وقف املاک کے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا ہے۔ محکمہ اقلیتی امور سندھ کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق ڈپٹی کمشنرز اپنے اضلاع میں متروکہ وقف املاک کی نگرانی کریں گے اور تجارتی، زرعی اور مذہبی املاک کے انتظام کے ذمہ دار ہوں گے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق ڈپٹی کمشنرز کو متروکہ وقف املاک کے تحفظ اور ریگولیشن سے متعلق اختیارات بھی تفویض کیے گئے ہیں۔ وہ املاک کے مؤثر انتظام اور نگرانی کے لیے ضلعی سطح پر کمیٹیاں بھی تشکیل دے سکیں گے۔ حکومت سندھ کے مطابق نئے انتظامی احکامات کا اطلاق ...ری طور پر ہوگا۔ اس اقدام کے تحت ضلعی انتظامیہ کو متروکہ وقف املاک کے تحفظ، نگرانی اور انتظامی امور میں براہِ راست کردار سونپا گیا ہے، جبکہ ضلعی سطح پر کمیٹیوں کے قیام سے املاک کے انتظام و نگرانی کے عمل کو مزید منظم بنانے کی توقع ہے۔

یونیورسٹی روڈ 15 ستمبر تک 100 فیصد ٹریفک کے لئے کھول دیا جائے گا: شرجیل میمن

کراچی

سندھ کے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن نے کہا ہے کہ یونیورسٹی روڈ کو 15 ستمبر تک 100 فیصد ٹریفک کے قابل بنانے کے لیے کام تیزی سے جاری ہے۔ مقامی گائیڈز کی تلاش انہوں نے یہ بات ہفتے کے روز کراچی میں زیر تعمیر بی آر ٹی ریڈ لائن منصوبے کے مقام پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ شرجیل میمن نے منصوبے پر پیش رفت، تعمیراتی سرگرمیوں اور مختلف حصوں میں جاری کام کے بارے میں تفصیلی بریفنگ بھی لی۔ صوبائی وزیر کے مطابق ریڈ لائن منصوبے پر کام تیزی سے جاری ہے جبکہ یونیورسٹی روڈ کے مختلف مقامات پر سڑک کی کارپٹنگ مکمل کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی روڈ کے پورے حصے کو 15 ستمبر تک مکمل طور پر موثر ایبل بنانے کے لیے کام جاری ہے۔ شرجیل میمن، جو اطلاعات، ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ کے محکمے بھی دیکھ رہے ہیں، نے کہا کہ ریڈ لائن کے دیگر حصوں میں بھی تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے جبکہ منصوبے کے تحت پلوں کی تعمیر بھی جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یلو لائن منصوبے پر بھی کام جاری ہے اور سندھ حکومت بی آر ٹی منصوبوں کے ذریعے کراچی کے شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ سینئر وزیر کے مطابق 500 الیکٹرک بسوں کی خریداری کے معاہدے طے پا چکے ہیں اور ان کے آرڈرز بھی دے دیے گئے ہیں۔ یہ بسیں جلد کراچی کے شہریوں کے لیے دستیاب ہوں گی، جبکہ شہریوں کو موٹر سائیکلیں اور اسکوٹرز بھی جلد فراہم کیے جائیں گے۔ شرجیل میمن نے کہا کہ کراچی میں اب بھی چیلنجز اور مسائل موجود ہیں، تاہم وزیراعلیٰ سندھ روزانہ کی بنیاد پر اجلاس منعقد کر کے شہر کے مسائل کے حل کی نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی پاکستان کے اہم اقتصادی مراکز میں شامل ہے اور ملک میں سب سے زیادہ ٹیکس دینے والے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ ان کے بقول کراچی کی ترقی پورے پاکستان کی ترقی ہے اور شہر کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری حکومت، شہریوں اور تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی مشترکہ ہے۔ صوبائی وزیر نے مزید کہا کہ کراچی کے مسائل حل کرنا بنیادی طور پر حکومت کی ذمہ داری ہے، تاہم شہریوں اور دیگر متعلقہ حلقوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ نئے صوبوں کے قیام سے متعلق سوال پر شرجیل میمن نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا موقف واضح ہے اور آئین میں نئے صوبے کے قیام کا طریقہ کار موجود ہے۔ ان کے مطابق کسی بھی نئے صوبے کے قیام کے لیے متعلقہ صوبائی اسمبلی میں قرارداد منظور ہونا ضروری ہے اور عوامی رائے کا حقیقی اظہار منتخب نمائندوں کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں پر سروے یا دیگر طریقے آئینی طریقہ کار کا متبادل نہیں ہوسکتے۔ سامان ترسیل کرنا کراچی کے علاوہ سندھ میں ہوائی اڈوں اور موٹرویز کے حوالے سے بات کرتے ہوئے شرجیل میمن نے کہا کہ حیدرآباد ایئرپورٹ بند ہو چکا ہے جبکہ صوبے کے دیگر ہوائی اڈوں کے حوالے سے بھی سوالات موجود ہیں۔ انہوں نے وفاقی حکومت پر زور دیا کہ سندھ میں موٹرویز کی تعمیر اور ہوائی اڈوں سے متعلق مسائل کے حل کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ موٹروے کوریڈور پورے ملک کے لیے اہم ہے اور سندھ میں بھی موٹرویز کی تعمیر پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

کمشنر بہاولپور نے چشتیاں کے مرکزی بازاروں کی بیوٹیفکیشن منصوبے کا افتتاح کردیا۔

چشتیاں

کمشنر بہاولپور ڈویژن عرفان علی کاٹھیا نے چشتیاں کے مرکزی بازاروں میں بیوٹیفکیشن منصوبے کا افتتاح کردیا، جس کا مقصد شہر کے مرکزی تجارتی علاقوں کی خوبصورتی، صفائی اور شہری سہولیات کو بہتر بنانا ہے۔ Guides Local City& افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر عرفان علی کاٹھیا نے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں کا بنیادی مقصد شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے۔ متعلقہ محکمے منصوبے کی بروقت تکمیل کے ساتھ کام کے معیار اور خوبصورتی کو بھی یقینی بنائیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ بازاروں میں صفائی ستھرائی، ٹریفک کے انتظام اور دیگر بنیادی شہری سہولیات کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ شہریوں اور تاجروں کو بہتر ماحول فراہم کیا جاسکے۔ کمشنر نے کہا کہ پنجاب حکومت کی جانب سے صوبے کے مختلف شہروں میں عوامی سہولیات بہتر بنانے، بازاروں کو خوبصورت بنانے اور شہری علاقوں کے ماحول کو بہتر کرنے کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ویژن کے مطابق عوام کو سہولیات کی فراہمی اور شہری علاقوں کی بہتری کے لیے جاری اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ ڈپٹی کمشنر بہاولنگر سید محمد عباس شاہ نے کہا کہ ضلع بھر میں شہری سہولیات کی بہتری اور حکومتی منصوبوں پر عملدرآمد کے لیے متعلقہ محکمے متحرک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چشتیاں کے مرکزی بازاروں کی بیوٹیفکیشن بھی اسی سلسلے کا اہم منصوبہ ہے، جس سے شہریوں اور تاجروں کو بہتر ماحول میسر آئے گا۔ قبل ازیں کمشنر بہاولپور ڈویژن نے مین بازار، ریل بازار اور چمن بازار میں بیوٹیفکیشن منصوبے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر متعلقہ افسران نے منصوبے، جاری اور مجوزہ ترقیاتی کاموں اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں بریفنگ دی۔ تقریب میں ریجنل پولیس آفیسر بہاولپور ڈویژن غازی صلاح الدین، رکن قومی اسمبلی و پارلیمانی سیکریٹری احسان الحق باجوہ، ڈپٹی کمشنر بہاولنگر سید محمد عباس شاہ، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر محمد عمران، اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ کمشنر نے منصوبے کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ بازاروں کی خوبصورتی کے ساتھ صفائی، ٹریفک مینجمنٹ اور دیگر انتظامی امور پر بھی توجہ دی جائے تاکہ منصوبے کے نتیجے میں شہریوں اور تاجروں کو عملی سہولت حاصل ہو۔

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے میمن گوٹھ روڈ کا افتتاح کردیا

کراچی

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کی جانب سے تعمیر کی گئی میمن گوٹھ روڈ، تھڈو نالہ سے مائی نانی تک سڑک کا افتتاح کردیا۔ جغرافیائی نقشے اور معلومات حاصل کرنا اس موقع پر مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ میمن گوٹھ روڈ کی تکمیل سے علاقے میں آمدورفت کی سہولت بہتر ہوگی اور روزانہ سفر کرنے والے ہزاروں شہری اس ترقیاتی منصوبے سے مستفید ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سڑک کی تعمیر سے میمن گوٹھ اور اطراف کے علاقوں کے درمیان رابطہ بہتر ہوگا اور شہریوں کو روزمرہ سفر میں آسانی میسر آئے گی۔ میئر کراچی کے مطابق شہر کے مختلف علاقوں میں سڑکوں اور بنیادی شہری انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے ترقیاتی کام جاری ہیں، جن کا مقصد شہریوں کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔

نیو کراچی ٹاؤن کے ریٹائرڈ ملازمین میں 60 لاکھ 93 ہزار روپے سے زائد کے چیکس تقسیم

کراچی

چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف کی قیادت میں ٹاؤن انتظامیہ نے ایک اور فلاحی اقدام کرتے ہوئے ریٹائرڈ افسران و ملازمین میں لیو انکیشمنٹ جبکہ متوفی ملازمین کے لواحقین میں مالی امداد کے چیکس تقسیم کیے، جن کی مجموعی مالیت 60 لاکھ 93 ہزار روپے سے زائد ہے۔ عالمی نقشے دیکھیں اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے چیئرمین محمد یوسف نے کہا کہ نیو کراچی ٹاؤن انتظامیہ ہر ماہ ریٹائر ہونے والے ملازمین کے واجبات کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنا رہی ہے۔ ماضی میں ریٹائرڈ ملازمین کو اپنے واجبات کے لیے کئی کئی سال انتظار کرنا پڑتا تھا، تاہم ٹاؤن کے انتظامات سنبھالنے کے بعد ملازمین کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لیے متعلقہ محکمے کو ہدایات جاری کی گئیں اور واجبات کی ادائیگی کا عمل تیز کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی کاموں کے ساتھ ساتھ ملازمین کی فلاح و بہبود اور ریٹائرمنٹ کے بعد ان کے واجبات کی بروقت ادائیگی بھی ٹاؤن انتظامیہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عوام اور ملازمین کی خدمت کا جو موقع فراہم کیا ہے اسے ایمانداری اور دیانت داری سے نبھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ چیئرمین محمد یوسف نے حکومت سندھ سے اپیل کی کہ نیو کراچی ٹاؤن کے لیے خصوصی گرانٹ فراہم کی جائے تاکہ ان ملازمین کے واجبات بھی ادا کیے جاسکیں جنہیں گزشتہ کئی برسوں سے ادائیگیاں نہیں ہو سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ ریٹائرڈ ملازمین کی سہولت کے لیے ٹاؤن انتظامیہ نے باقاعدہ ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ قائم کیا ہے، جو اب تک 150 سے زائد ملازمین کی پنشن فائلیں کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) کو بھجوا چکا ہے۔ ان کوششوں کے نتیجے میں 125 ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن بحال ہو چکی ہے جبکہ باقی ملازمین کی پنشن بھی جلد از جلد بحال کرانے کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ اس موقع پر ریٹائرڈ ملازمین نے چیئرمین محمد یوسف کی جانب سے کیے جانے والے فلاحی اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ملازمین کے واجبات کی بروقت ادائیگی کی یہ پالیسی بلدیاتی نظام میں ایک مثبت اور قابل تقلید مثال ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا 61.88 ارب روپے کا بجٹ منظور

لاہور

دریں اثنا لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی گورننگ باڈی نے مالی سال 2026-27 کے لیے LDA اور TEPA کا 613.88 ارب روپے کا بجٹ منظور کرلیا، جبکہ اتھارٹی کے لیے 47 ارب روپے کا ریونیو ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ LDA گورننگ باڈی کا اجلاس وائس چیئرمین میاں مرغوب احمد کی زیر صدارت ہوا۔ اتھارٹی نے ٹاؤن پلاننگ سے 17 ارب روپے اور سیلز و الاٹمنٹ سے 2.19 ارب روپے کی آمدنی کا ہدف مقرر کیا، جس میں LDA سٹی سے 15 ارب روپے حاصل کرنے کا تخمینہ شامل ہے۔ پنجاب حکومت نے اسٹرکچر پلان روڈز کے لیے 10 ارب روپے کا قرض مختص کیا ہے، جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی اسکیموں کے لیے 3.6 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ مقامی خدمات دیکھنا LDA سٹی میں ترقیاتی کاموں کے لیے 5.12 ارب روپے پائیدار ترقی اور شہری بحالی کے لیے 5.13 ارب روپے اور LDA ایونیو ون کے لیے 4 ارب روپے مختص کیے گئے۔ گورننگ باڈی نے LDA 2019 Regulations Zoning and Building میں ترامیم بھی منظور کرلیں۔ LDA ایونیو ون، جوبلی ٹاؤن اور LDA انکلیو میں مینٹیننس اور دیگر خدمات کی فراہمی کے لیے پائلٹ منصوبے کی بھی منظوری دی گئی۔ اس منصوبے کے تحت تین، پانچ، سات اور 10 مرلہ اور ایک کنال کے رہائشی و کمرشل پلاٹس پر مینٹیننس چارجز عائد کیے جائیں گے۔ تاہم تینوں اسکیموں میں پہلے دو ماہ تک LDA کی جانب سے یہ خدمات مفت فراہم کی جائیں گی۔ اجلاس میں فیروزپور روڈ پر ارفع کریم ٹاور کے قریب 118 کنال اراضی پر کمرشل پلاٹس تیار کرکے انہیں مارکیٹ کرنے کی تجویز بھی منظور کی گئی۔ اس منصوبے کو Tech LDA Park کے طور پر تیار کیا جائے گا، جہاں ایک کنال، 15 مرلہ اور آٹھ مرلہ رقبے کے کمرشل پلاٹس پیش کیے جائیں گے۔

پانی کے بحران پر قومی اتفاق رائے ضروری ہے: اسپیکر قومی اسمبلی

اسلام آباد

اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے پاکستان میں پانی کے بڑھتے ہوئے بحران سے نمٹنے کے لیے قومی سطح پر اتفاق رائے اور طویل المدتی پالیسیوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کے مسئلے کو عارضی اقدامات کے بجائے پائیدار حل کے ذریعے حل کرنا ہوگا۔ پارلیمانی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے اسپیکر نے وفاق اور صوبائی حکومتوں پر زور دیا کہ پانی جمع کرنے اور محفوظ کرنے کے نظام کو ترجیح دی جائے۔ انہوں نے وفاق اور صوبوں کی سطح پر پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے پائیدار نظام متعارف کرانے کی ضرورت پر بھی زور دیا تاکہ زیر زمین پانی کی سطح بہتر کی جا سکے اور پانی کے ضیاع کو کم کیا جا سکے۔ سردار ایاز صادق نے کہا کہ پانی کی فراہمی اور تحفظ اب محض ایک شعبے کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ قومی سلامتی کا اہم معاملہ بن چکا ہے۔ ان کے بقول پانی کا تحفظ انسانی سلامتی، معاشی استحکام اور قومی سلامتی سے براہ راست جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کے مسئلے پر سیاسی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر قومی اتفاق رائے پیدا کرنا ہوگا۔ وفاق اور صوبائی حکومتوں کے درمیان بہتر تعاون کے بغیر ملک کے آبی وسائل کا مؤثر انتظام ممکن نہیں۔ اسپیکر نے قومی آبی پالیسی پر مؤثر عملدرآمد، اداروں کے درمیان بہتر رابطے اور پانی سے متعلق منصوبوں کے لیے مختص فنڈز کے شفاف استعمال پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کی ذمہ داری صرف قانون سازی تک محدود نہیں بلکہ عوامی پالیسیوں کی مؤثر نگرانی بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے پانی کے ذخائر، چھوٹے ڈیموں اور بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے منصوبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، پانی کے ضیاع میں کمی اور زیر زمین پانی کے ذخائر کی بحالی ایک جامع آبی تحفظ کی حکمت عملی کا حصہ ہونا چاہیے۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات احسن اقبال نے کہا کہ پاکستان نے گزشتہ 50 برس کے دوران پانی کا کوئی نیا بڑا ذخیرہ تعمیر نہیں کیا۔ انہوں نے موجودہ ذخائر کی گنجائش بڑھانے اور نئے آبی ذخائر تعمیر کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے باعث پانی کی بڑھتی ہوئی کمی سے نمٹا جا سکے۔ احسن اقبال نے ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی وسائل میں کمی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ترقیاتی پروگرام کے لیے مختص رقم کا حجم 2018 میں مجموعی قومی پیداوار کے 6.2 فیصد سے کم ہو کر 2026 میں 6.0 فیصد رہ گیا ہے۔ ان کے مطابق دونوں برسوں میں ترقیاتی پروگرام کے لیے تقریباً ایک کھرب روپے مختص کیے گئے، تاہم مہنگائی کو مدنظر رکھا جائے تو موجودہ رقم کی حقیقی قدر تقریباً 250 سے 300 ارب روپے کے برابر رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانی کے شعبے میں مقامی سطح پر کامیاب ثابت ہونے والے کم لاگت منصوبوں کو ملک بھر میں وسعت دینے کے لیے ترقیاتی فنڈز کا مؤثر استعمال، مقامی حکومتوں کے لیے بہتر مالی وسائل اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے مضبوط مالی نظام ضروری ہے۔ پارلیمانی ٹاسک فورس برائے پائیدار ترقیاتی اہداف کی کنوینر شائستہ پرویز نے کہا کہ پانی کا تحفظ صرف پانی کی کمی کا مسئلہ نہیں بلکہ دستیاب آبی وسائل کے پائیدار استعمال اور بہتر انتظام کا بھی معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے آبی وسائل کو بہتر بنانا مشترکہ قومی ذمہ داری ہے اور ان وسائل کا تحفظ اور مزید بہتری ضروری ہے۔ سیمینار میں ارکان قومی اسمبلی، سرکاری افسران اور اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام، عالمی بینک، واٹر ایڈ اور یونیسیف کے نمائندوں نے شرکت کی۔

پنجاب نے دادوچہ ڈیم واٹر ٹریٹمنٹ اور سپلائی منصوبے کے لیے 36 ارب روپے منظور کر لیے

راولپنڈی

پنجاب حکومت نے دادوچہ ڈیم پر سطحی پانی کے ٹریٹمنٹ پلانٹ اور واٹر سپلائی سسٹم کی تعمیر کے لیے 36 ارب روپے کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے، جس سے راولپنڈی کو روزانہ 35 ملین گیلن صاف پانی فراہم کیا جا سکے گا۔ جغرافیائی نقشے دیکھنا محکمہ ہاؤسنگ کے مطابق منصوبہ دسمبر 2029 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پینے کے پانی کا ایک پائیدار ذریعہ تیار کرنا اور پانی کی ترسیل و تقسیم کا نظام بہتر بنانا ہے۔ منصوبے کے تحت سپلائی سسٹم منصوبے کا پراجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کیا ہے۔ سیکریٹری ہاؤسنگ نے پراجیکٹ ڈائریکٹر کو متعلقہ محکموں اور اداروں کے ساتھ قریبی رابطہ رکھنے اور منصوبے پر عملدرآمد کی مسلسل نگرانی کی ہدایت کی۔ انہوں نے مقررہ مدت کی سختی سے پابندی اور منصوبے کے تمام اجزا کو مربوط انداز میں آگے

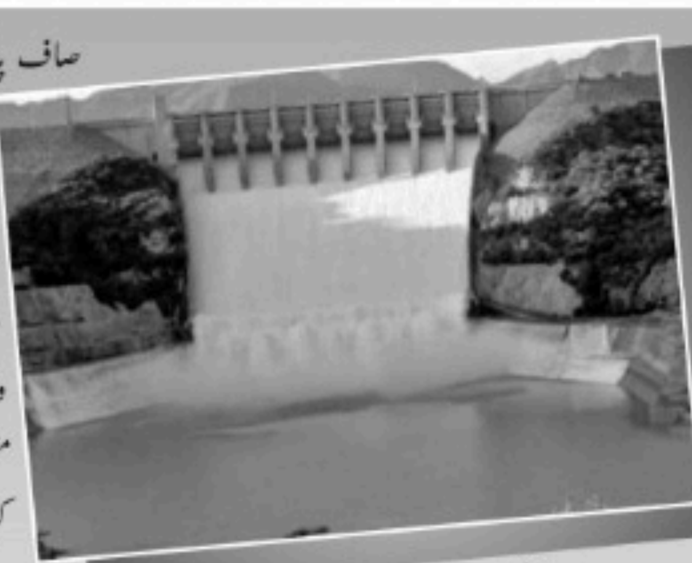

صاف پانی کی فراہمی کو ترجیح دینے اور پانی کی قلت کا سامنا کرنے والے علاقوں میں واٹر سپلائی منصوبوں کو تیز کرنے کی ہدایات دے چکی ہیں۔ محکمہ

واسا راولپنڈی واٹر سپلائی انفراسٹرکچر تعمیر کرے گا۔ ڈیم میں پانی دستیاب ہونے کے بعد صاف کیے گئے پانی کو راولپنڈی تک پہنچانے کے لیے ٹرانسمیشن لائن اور ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک بھی تیار کیا جائے گا۔ محکمہ ہاؤسنگ کے مطابق سیکریٹری ہاؤسنگ نورالامین مینگل نے واسا راولپنڈی کے ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر سہیل اسلم کو دادوچہ ڈیم سرفیس واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور واٹر بڑھانے پر بھی زور دیا۔ محکمہ ہاؤسنگ کا کہنا ہے کہ روزانہ 35 ملین گیلن اضافی صاف پانی کی فراہمی سے راولپنڈی میں پینے کے پانی کی فراہمی مزید قابل اعتماد ہوگی۔ حکام کے مطابق منصوبے کی منظوری شہر کی بڑھتی ہوئی پانی کی ضروریات اور پینے کے پانی کے لیے زیادہ پائیدار ذرائع کی ضرورت کے پیش نظر دی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف بھی صوبے میں ہاؤسنگ کے مطابق دادوچہ منصوبہ ڈیم کے پانی کو راولپنڈی کے میونسپل واٹر سپلائی نیٹ ورک میں شامل کرنے کے لیے ضروری ٹریٹمنٹ، ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن انفراسٹرکچر فراہم کرے گا۔ یہ منصوبہ راولپنڈی میں پانی اور سینی ٹیشن کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے پنجاب حکومت کے وسیع تر ترقیاتی پروگرام کا بھی حصہ ہوگا۔

کوئٹہ میں غیر قانونی واٹر کنکشنز کے خلاف کارروائی، پانچ کارخانے سیل

کوئٹہ

اسپیشل مجسٹریٹ واسا حبیب الرحمن کاکڑ نے گوالمنڈی چوک اور حاجی غیبی روڈ کے علاقوں میں غیر قانونی واٹر کنکشنز اور پانی کے غیر مجاز استعمال کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے متعدد کارخانوں کے پانی کے کنکشنز منقطع کر دیے۔ کارروائی کے دوران پانی کے غیر قانونی کنکشنز استعمال کرنے والے پانچ کارخانوں کو سیل کر دیا گیا جبکہ متعلقہ مالکان کو قانونی نوٹسز بھی جاری کیے گئے۔ واسا حکام کے مطابق کارروائی کا مقصد پانی کے غیر مجاز استعمال کی روک تھام اور پانی کی فراہمی کے نظام کو قواعد کے مطابق برقرار رکھنا ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ غیر قانونی واٹر کنکشنز اور پانی کا غیر مجاز استعمال کسی صورت قابل قبول نہیں ہوگا۔ واسا حکام نے کہا کہ پانی کے غیر قانونی استعمال کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی اور خلاف ورزی کرنے والے عناصر کے خلاف قانون کے مطابق اقدامات کیے جائیں گے۔

پنجاب کے 6 اضلاع میں پائپ کے ذریعے صاف پانی کی فراہمی کا پائلٹ منصوبہ شروع کرنے کا فیصلہ

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی زیر صدارت خصوصی اجلاس میں صوبے میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلق جاری منصوبوں کا جائزہ لیا گیا، جس میں ہر فرد اور ہر گھر تک صاف پانی پہنچانے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے چھ اضلاع میں پائپ کے ذریعے پانی کی فراہمی کا پائلٹ منصوبہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ اس وقت فلٹریشن پلانٹس، بوتل بند پانی اور واٹر باؤزرز کے ذریعے شہریوں کو صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ سرکار یخدمات ڈھونڈیں۔ پائلٹ منصوبے کے لیے جنوبی، وسطی اور شمالی پنجاب کے چھ اضلاع راجن پور، لاہور، فیصل آباد، چکوال، راولپنڈی اور مری/کوٹلی ستیاں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز، واسا اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ماہرین سے مشاورت کی ہدایت کرتے ہوئے کم آمدن والے خاندانوں کو منصوبے میں ترجیح دینے اور صاف پانی سے محروم علاقوں تک پانی کی فراہمی یقینی بنانے کا حکم دیا۔ انہوں نے پانی کی قلت اور آبی

آلودگی سے متاثرہ علاقوں میں واٹر ٹینکرز اور واٹر باؤزرز کے ذریعے فوری پانی پہنچانے کی بھی ہدایت کی۔ اجلاس میں صاف پانی کے منصوبوں پر عملدرآمد کے مختلف ماڈلز، بشمول پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، کا بھی جائزہ لیا گیا جبکہ بوتل بند پانی کے پلانٹس کو مکمل استعداد کے ساتھ چلانے پر زور دیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے کوہ سلیمان کے دور دراز علاقوں میں بوتل بند پانی کی کامیاب فراہمی پر متعلقہ اداروں کی کارکردگی کو سراہا۔

کراچی میں پانی و سیوریج چارجز میں 05.7 فیصد اضافہ، ناقص فراہمی پر شہریوں کا شدید احتجاج

کراچی

کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن نے رہائشی اور بلک صارفین کے لیے پانی اور سیوریج چارجز میں 05.7 فیصد یکساں اضافہ کر دیا ہے، جس کے بعد شہر بھر میں شہریوں نے شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پانی کی ناقص فراہمی کے باوجود بلوں میں مسلسل اضافہ ناانصافی ہے۔ جغرافیائی نقشے دیکھنا سندھ حکومت کے 10 اگست 2026 کے گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق، KWSC بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بعد صارفین کی قیمتوں کے اشاریے (IndexPriceConsumed) کی بنیاد پر نرخوں میں اضافہ کیا گیا۔ نئی شرح کے تحت رہائشی صارفین سے پانی اور سیوریج کے ماہانہ چارجز پلاٹ کے سائز کے مطابق وصول کیے جائیں گے، جبکہ تجارتی اداروں اور دکانوں کے لیے بھی نئے مقررہ ماہانہ نرخ نافذ کر دیے گئے ہیں۔ یہ گزشتہ دو برسوں میں پانی کے نرخوں میں دوسرا بڑا اضافہ ہے۔ اس سے قبل ستمبر 2024 میں بھی تقریباً 23 فیصد اضافہ کیا گیا تھا جبکہ اس وقت سیوریج چارجز پانی کے بل کا 9 فیصد مقرر کیے گئے تھے۔ شہریوں نے اس فیصلے پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کے متعدد علاقوں میں باقاعدہ پانی کی فراہمی نہ ہونے کے باعث انہیں مہنگے داموں واٹر ٹینکر خریدنا پڑتے ہیں، اس کے باوجود واٹر کارپوریشن مکمل بل وصول کر رہی ہے۔ گلشن اقبال کے رہائشی محمد عرفان کے مطابق ان کے علاقے میں مہینے میں صرف دو مرتبہ، وہ بھی آدھے گھنٹے کے لیے پانی آتا ہے، جبکہ باقی ضرورت ٹینکر کے ذریعے پوری کرنا پڑتی ہے۔ ماڈل کالونی کی رہائشی سعدیہ بٹ نے کہا کہ بجلی اور گیس کے بعد اب پانی بھی مزید مہنگا ہو گیا ہے، جس سے گھریلو اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ ملیر کے علاقے کھوکھراپار کے دکاندار

عبدالغفور کا کہنا تھا کہ ان کے علاقے میں پائپ لائن کے ذریعے پانی سرے سے آتا ہی نہیں، اس کے باوجود مقررہ بل وصول کیے جا رہے ہیں، اور نئے اضافے سے چھوٹے کاروباری افراد پر مزید مالی بوجھ پڑے گا۔ دوسری جانب کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کا موقف ہے کہ نرخوں میں اضافے کا مقصد ادارے کی مالی استعداد کو بہتر بنانا، پانی کی فراہمی، سیوریج نظام کی دیکھ بھال، مرمت اور شہری خدمات کے لیے پائیدار وسائل پیدا کرنا ہے۔ ادارے کے مطابق 2026 کے پہلے چار ماہ میں 14.8 ارب روپے وصول کیے گئے جبکہ اوسط ماہانہ آمدنی 26.2 ارب روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔

سیاست

نیو کراچی ٹاؤن میں یومِ استحصالِ کشمیر ریلی، کشمیری عوام سے بھرپور اظہارِ یکجہتی

کراچی

یومِ استحصالِ کشمیر کے موقع پر نیو کراچی ٹاؤن کے زیرِ اہتمام ایک پُرامن اور پروقار یکجہتی ریلی کا انعقاد کیا گیا، جس کی قیادت میونسپل کمشنر عبدالجبار مہر نے کی۔ ریلی کا مقصد مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام سے اظہارِ یکجہتی، ان کے حق خودارادیت کی حمایت اور عالمی برادری کی توجہ مسئلہ کشمیر کی جانب مبذول کرانا تھا۔ ریلی میں نیو کراچی ٹاؤن کے افسران، ملازمین، بلدیاتی سرکاری اسکولوں کے اساتذہ، طلبہ وطالبات اور شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر نیو کراچی ٹاؤن کے مختلف بلدیاتی اسکولوں میں بھی یومِ استحصالِ کشمیر کے حوالے سے خصوصی ریلیاں اور آگاہی تقریبات منعقد کی گئیں، جن میں طلبہ نے جوش وجذبے کے ساتھ کشمیری عوام سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ شرکاء نے پاکستان اور کشمیر کے پرچم، بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن پر کشمیری عوام کے حق خودارادیت اور آزادی کی حمایت میں نعرے درج تھے۔

ریلی کے دوران مقبوضہ کشمیر کے شہداء اور مظلوم عوام سے اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی گئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے میونسپل کمشنر عبدالجبار مہر نے کہا کہ 5 اگست 2019 جنوبی ایشیا کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے، جب بھارت نے یکطرفہ اقدام کے ذریعے مقبوضہ جموں وکشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کردی۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے کشمیری عوام کے بنیادی، سیاسی اور جمہوری حقوق متاثر ہوئے اور خطے کے امن واستحکام کو بھی نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام کئی دہائیوں سے اپنے حق خودارادیت کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اور پاکستانی قوم ان کی منصفانہ جدوجہد کی ہر سطح پر سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گی۔ عبدالجبار مہر نے بلدیاتی سرکاری اسکولوں کے اساتذہ اور طلبہ کی بھرپور شرکت کو سراہتے ہوئے کہا کہ نئی نسل میں مسئلہ کشمیر، قومی یکجہتی اور حب الوطنی کے شعور کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبہ کی پرجوش شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کی نوجوان نسل بھی اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یومِ استحصالِ کشمیر اس عزم کی تجدید کا دن ہے کہ پاکستان ہر قومی اور بین الاقوامی فورم پر کشمیر کا مقدمہ مؤثر انداز میں اٹھاتا رہے گا۔ انہوں نے اقوامِ متحدہ اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو ان کا تسلیم شدہ حق خودارادیت دلانے کے لیے اپنا مؤثر کردار ادا کرے۔ ریلی کے اختتام پر کشمیری شہداء کے ایصالِ ثواب، مقبوضہ کشمیر کے عوام کی آزادی، پاکستان کی سلامتی، ترقی اور استحکام کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

پٹرولیم لیوی بھتہ ٹیکس ہے، حکومت کے گھٹنے ٹیکنے تک دھرنا جاری رہے گا: حافظ نعیم

لاہور

جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمان نے کہا ہے کہ پٹرولیم لیوی دراصل عوام پر عائد کیا جانے والا "بھتہ ٹیکس" ہے اور حکومت کے پٹرولیم لیوی واپس لینے تک احتجاجی دھرنا جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار لاہور میں فیصل چوک مال روڈ

پر پٹرولیم لیوی اور مہنگائی کے خلاف جماعت اسلامی کے دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ حافظ نعیم الرحمان نے کہا کہ جماعت اسلامی نے آج دھرنے کا آغاز کردیا ہے اور یہ احتجاج جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے ساتھ بات چیت کا بنیادی مطالبہ واضح ہے کہ پٹرولیم لیوی واپس لی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پٹرولیم مصنوعات پر اضافی بوجھ پہلے ہی مہنگائی سے پریشان عوام کے مسائل میں مزید اضافہ کر رہا ہے، اس لیے حکومت کو عوام کو ریلیف دینے کے لیے پٹرولیم لیوی واپس لینا ہوگی۔ جماعت اسلامی کی جانب سے پٹرولیم لیوی اور مہنگائی کے خلاف کراچی، لاہور اور پشاور میں گورنر ہاؤسز کے باہر احتجاجی دھرنے جاری ہیں۔ جماعت اسلامی کا کہنا ہے کہ احتجاج کا مقصد حکومت پر پٹرولیم لیوی واپس لینے اور عوام کو مہنگائی سے ریلیف فراہم کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا ہے۔

مسلم لیگ (ق) سندھ کی صوبائی تنظیم تحلیل، نوٹیفکیشن جاری

کراچی

پاکستان مسلم لیگ (ق) کی مرکزی قیادت نے سندھ کی موجودہ صوبائی تنظیم سمیت تمام ضلعی، شہری، تحصیلی اور ٹاؤن سطح کی تنظیمیں فوری طور پر تحلیل کردی ہیں، جس کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ شہردریافت کریں مرکزی سیکرٹریٹ سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق سندھ کے صوبائی صدر، جنرل سیکرٹری سمیت تمام صوبائی عہدیداران کے تنظیمی اختیارات بھی ختم کردیے گئے ہیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ (ق) سندھ کی

تمام ضلعی، شہری، تحصیلی اور ٹاؤن تنظیمیں تحلیل ہونے کے بعد پارٹی آئین، قواعد وضوابط، پالیسیوں اور پارٹی ڈسپلن کی مکمل پابندی کرتے ہوئے مرکزی قیادت کی ہدایات کے مطابق آئندہ ذمہ داریاں انجام دیں گی۔ مرکزی قیادت کے مطابق مسلم لیگ (ق) سندھ کی نئی صوبائی تنظیم کی ازسرِنو تشکیل کا عمل پارٹی آئین کے مطابق شروع کیا جائے گا۔ مرکزی سیکرٹریٹ نے تمام سابق تنظیمی عہدیداران اور کارکنان کو ہدایت کی ہے کہ وہ تنظیم نو کے عمل میں مرکزی قیادت کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

زراعت

لوئر چترال میں مسلسل سیلاب سے زرعی بحران، ہزاروں کسان معاشی تباہی کے دہانے پر

چترال

گزشتہ ایک ماہ کے دوران آنے والے مسلسل فلیش فلڈز نے لوئر چترال میں شدید زرعی بحران پیدا کردیا ہے۔ سیلابی ریلوں نے آبپاشی کے نظام کو تباہ کردیا، فصلیں سوکھ گئیں اور ہزاروں کسانوں کے روزگار اور خوراک کے ذرائع خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ سیلابی پانی نے پہاڑی ندی نالوں سے زرعی زمینوں تک پانی پہنچانے والی دیہی نہروں کے اہم آف ٹیک اور ڈائیورژن ڈھانچوں کو بہادیا، جس کے باعث متعدد علاقوں میں آبپاشی کا نظام مکمل طور پر معطل ہو گیا۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں سنکولم، کول، گلدے، بروز اور شیشی کوہ شامل ہیں، جہاں سرسبز کھیت بنجر زمین میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ مکئی، دھان، سبزیاں اور مویشیوں کے لیے چارہ پانی کی عدم دستیابی کے باعث سوکھ چکے ہیں۔ مقامی کسانوں کا کہنا ہے کہ یہی فصلیں ان کی خوراک اور آمدنی کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ انگور، ناشپاتی، سیب اور دیگر باغاتی پیداوار فروخت کرکے وہ سال بھر کے اخراجات پورے کرتے تھے۔ بروز کے کسانوں نے کہا کہ "ہماری پوری گزر بسر انہی کھیتوں پر منحصر ہے۔

اب نہ فروخت کے لیے فصل باقی رہی ہے اور نہ ہی جلد ہمارے اپنے استعمال کے لیے خوراک بچے گی۔" سیلاب نے پتھر اور مٹی سے بنے ان ڈھانچوں کو مکمل طور پر تباہ کردیا ہے جو دیہی نہروں کو مرکزی ندی نالوں سے جوڑتے تھے۔ متاثرہ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ ان کی تعمیر نو کے لیے بھاری مشینری اور خطیر مالی وسائل درکار ہیں، جو ان کی استطاعت سے باہر ہیں۔ بروز کے سابق ناظم امان اللہ نے بتایا کہ مقامی حکومت اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (ٹی ایم اے) قانونی طور پر ان ڈھانچوں کی بحالی کی ذمہ دار ہیں، تاہم ان کے پاس مطلوبہ فنڈز موجود نہیں۔ سرکار یخدمات دھونڈیں انہوں نے کہا کہ صوبائی محکمہ آبپاشی صرف انہی نہروں کی دیکھ بھال کرتا ہے جو اس نے خود تعمیر کی ہیں، جبکہ کمیونٹی کی تعمیر کردہ نہروں کی مرمت اس کے دائرہ اختیار میں شامل نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صوبائی حکومت فوری طور پر خصوصی ہنگامی فنڈز جاری کرے تاکہ آبپاشی کا نظام بحال کیا جاسکے۔ سیلاب کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال نے مویشی پالنے کے شعبے کو بھی شدید خطرے سے دوچار کردیا ہے۔ چترال میں کسان گرمیوں کے دوران گھاس اور چارہ خشک کرکے سردیوں کے لیے محفوظ کرتے ہیں، مگر پانی نہ ہونے کے باعث چراگاہیں بھی خشک ہو چکی ہیں۔ سنکولم کے رہائشی حاجی منور اور دیگر افراد نے بتایا کہ اگر موسم سرما کے لیے چارہ دستیاب نہ ہوا تو انہیں اپنے مویشی انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے یا انہیں بھوک سے مرتا دیکھنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔

پنجاب کی زرعی پالیسیوں کے خلاف کسان اتحاد کا 25 ستمبر کو اسلام آباد میں ملین مارچ کا اعلان

اسلام آباد

کسان اتحاد نے پنجاب حکومت کی زرعی پالیسیوں کو ناقص قرار دیتے ہوئے 25 ستمبر کو اسلام آباد میں ملین مارچ کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کسان اتحاد کے رہنماؤں نے کہا کہ پنجاب حکومت کی پالیسیوں نے زراعت کے شعبے کو تباہی کے دہانے پر پہنچادیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجاب آج اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی گندم کی قلت کا سامنا کر رہا ہے۔ کسان اتحاد کے رہنماؤں نے کہا کہ وہ وزیراعلیٰ پنجاب کے استعفے کے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک بھر سے کسان مارچ میں شرکت کریں گے اور اگر انہیں اسلام آباد پہنچنے سے روکا گیا تو وہ پیدل دارالحکومت کی جانب مارچ کریں گے۔ کسان رہنماؤں نے واضح کیا کہ سڑکیں بند کرنا ان کا مقصد نہیں، تاہم اپنے حقوق کے حصول کے لیے وہ ہر ممکن اقدام کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان زراعت کے شعبے میں پیداوار بڑھا کر درآمدات پر انحصار کم اور برآمدات میں اضافہ کرسکتا ہے۔ زیتون، کپاس، چاول، گندم، سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے سے پاکستان عالمی منڈی میں اپنی پوزیشن بہتر بناسکتا ہے۔ کسانوں نے مطالبہ کیا کہ زرعی زمین، پانی اور کسانوں کے تحفظ کو قومی ترجیح بنایا جائے۔ ان کے خلاف درج مقدمات اور ایف آئی آرز واپس لی جائیں اور حکومتی پالیسیوں کی ناکامی کا ذمہ دار کسانوں کو نہ ٹھہرایا جائے۔ کسان اتحاد کے چیئرمین خالد حسین باٹھ نے خبردار کیا کہ اگر کسان کاشت کاری چھوڑنے پر مجبور ہوئے تو ملک کو بڑے غذائی بحران کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ ان کے ہمراہ مرکزی صدر عمیر مسعود اور دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ کسان رہنماؤں کے مطابق مارچ کا بنیادی مقصد کسانوں کے معاشی مسائل کا حل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گزشتہ دو برس کے دوران گندم کے کاشتکاروں کو شدید مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے سال کسانوں کو اربوں روپے کا نقصان ہوا، تاہم حکومت نے نقصان کے اعداد وشمار کم ظاہر کیے۔ بعدازاں کسانوں کو یقین دہانی کرائی گئی کہ اگلے سال حکومت ان کی گندم خریدے گی، لیکن دوسرے سال بھی سرکاری خریداری کا وعدہ پورا نہیں ہوا اور نجی شعبہ بھی مؤثر انداز میں مارکیٹ میں نہیں آیا۔ کسانوں کے مطابق مسلسل نقصانات کے باعث گندم کی کاشت میں 30 سے 40 فیصد تک کمی ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں ملک کا غذائی مرکز سمجھے جانے والے پنجاب کو اپنی ضروریات کے لیے بھی گندم کے بحران کا سامنا ہے۔ کسان رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ ایک طرف حکومت گندم کی ڈی ریگولیشن کی بات کرتی ہے جبکہ دوسری جانب کسانوں کے گھروں پر چھاپے مار کر گندم قبضے میں لی جاتی ہے اور اسے دوسرے صوبوں تک منتقل کرنے پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ کسان اتحاد کے صدر عمیر مسعود نے کہا کہ زراعت ملکی معیشت میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے، لیکن کسانوں کو وفاقی حکومت کی جانب سے مؤثر سبسڈی اور پنجاب حکومت کی جانب سے مناسب ریلیف نہیں مل رہا۔

کراچی

میئر کراچی مرتضیٰ وہاب کا ذیابطیس کے مرض میں مبتلا بچوں کی معاونت کا اعلان

میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے ٹائپ ون ذیابیطس میں مبتلا بچوں اور ان کے خاندانوں کی معاونت کے لیے مختلف اقدامات کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) کے عباسی شہید اسپتال سمیت دیگر اسپتالوں میں ذابیطک ایسوسی ایشن آف پاکستان (DAP) کو جگہ فراہم کی جائے گی۔انہوں نے یہ اعلان ڈی اے پی کی جانب سے ٹائپ ون ذیابیطس میں مبتلا بچوں کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔میئر نے کہا کہ KMC اسپتالوں میں ڈی اے پی کو سہولت فراہم کرنے سے کراچی کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے مریضوں کو خدمات کے حصول کے لیے پاپوش نگر میں واقع ایسوسی ایشن کے دفتر تک سفر نہیں کرنا پڑے گا۔مرتضیٰ وہاب نے ڈی اے پی کے دفتر کے اطراف کی سڑکوں کی تعمیر بھی ترجیحی بنیادوں پر کرانے کا اعلان کیا۔انہوں نے ایسوسی ایشن کے لیے ذاتی عطیہ اور مالی معاونت کی پیشکش بھی کی جبکہ بچوں کو KMC کی کھیلوں کی سہولیات، جن میں سوئمنگ اور دیگر تفریحی سرگرمیاں شامل ہیں، استعمال کرنے کی دعوت دی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے میئر کراچی نے بچوں کے ساتھ اپنا ذاتی تجربہ بھی شیئر کیا۔انہوں نے بتایا کہ انہیں 25 سال کی عمر میں ذیابیطس کی تشخیص ہوئی تھی۔ان کا کہنا تھا کہ وزن کم ہونے کے بعد والدہ کے مشورے پر طبی معائنہ کرایا جس سے ذیابیطس کی تصدیق ہوئی۔مرتضیٰ وہاب نے بتایا کہ بیماری کی تشخیص کے وقت وہ بہت پریشان ہوئے، تاہم ان کے والد، جو ڈاکٹر تھے، نے انہیں حوصلہ دیا اور سمجھایا کہ اسے زندگی کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے مثبت انداز میں آگے بڑھنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ وہ میٹھا کم کرنے، باقاعدگی سے چہل قدمی کرنے اور ادویات کے ذریعے اپنے بلڈ شوگر کو کنٹرول میں رکھتے ہیں۔انہوں نے بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود کو پاکستانی کرکٹ کے معروف کھلاڑی وسیم اکرم کی طرح اپنے لیے اور دوسروں کے لیے ایک مثال سمجھیں۔ان کا کہنا تھا کہ صحت کا خیال رکھتے ہوئے ٹائپ ون ذیابیطس میں مبتلا بچے زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ڈی اے پی کے سیکریٹری جنرل پروفیسر عبدالباسط نے کہا کہ ٹائپ ون ذیابیطس میں مبتلا بچوں کو بیمار سمجھ کر محدود کرنے کے بجائے انہیں پراعتماد اور کامیاب زندگی گزارنے کے لیے حوصلہ دینا چاہیے۔انہوں نے بتایا کہ انسولین کی دریافت کو ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، تاہم سائنسی ترقی کے باوجود انسولین کی گولی اب تک تیار نہیں ہوسکی کیونکہ انسولین ایک پروٹین ہے اور اسے انجیکشن کے ذریعے دینا پڑتا ہے۔ان کے مطابق ڈی اے پی اپنی 50 سالہ خدمات مکمل کرچکی ہے اور عالمی ادارہ صحت کی جانب سے دنیا بھر میں تسلیم کیے گئے 10 سے 12 مراکز میں شامل ہے۔پروفیسر عبدالباسط نے کہا کہ ڈی اے پی سندھ میں تقریباً 500,2 اور بلوچستان میں 400 بچوں کو مفت انسولین گلوکومیٹرز اور ادویات فراہم کررہی ہے، جس سے مجموعی طور پر تقریباً 000,3 بچے مستفید ہو رہے ہیں۔انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ حوصلہ نہ ہاریں، کیونکہ ان بچوں کو بنیادی طور پر انسولین کی کمی کا سامنا ہے اور مناسب دیکھ بھال اور علاج کے ذریعے وہ مختلف شعبوں میں کامیاب پیشہ ور بن سکتے ہیں۔ڈی اے پی کی نائب صدر شبین ناز مسعود نے بھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں متعدد معروف اداکار اور کھلاڑی ٹائپ ون ذیابیطس کے ساتھ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں اور اپنے بلڈ شوگر کو مناسب طریقے سے کنٹرول میں رکھتے ہیں۔

لاڑکانہ

لاڑکانہ کا چانڈکا اسپتال فنانس ڈائریکٹر کی عدم تعیناتی کے باعث انتظامی بحران کا شکار

یونیورسٹی کے سلیکشن بورڈ نے انٹرویوز کے بعد تین نام حتمی تقرری کے لئے وزیراعلیٰ سندھ کو بھجوائے تھے اور معاملہ تاحال زیرِ فیصلہ ہے۔

لاڑکانہ کے 1,055 بستروں پر مشتمل چانڈکا میڈیکل کالج اسپتال کمپلیکس میں فنانس ڈائریکٹر کی عدم موجودگی کے باعث انتظامی امور اور متعدد طبی سہولیات شدید متاثر ہو رہی ہیں، جبکہ ہزاروں مریضوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔مقامی شہریوں کی گائیڈز حاصل کرنے والے فنانس ڈائریکٹر کاظم بھٹو کی تین سالہ مدت 17 جولائی کو مکمل ہونے کے بعد سے یہ عہدہ خالی ہے اور تاحال نئے فنانس ڈائریکٹر کی تعیناتی نہیں ہوسکی۔ذرائع کے مطابق کسی دوسرے انتظامی افسر کو فنانس ڈائریکٹر کے ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ اختیارات حاصل نہیں، جس کے باعث اسپتال کمپلیکس کے روزمرہ اخراجات اور مالی معاملات تعطل کا شکار ہیں۔چانڈکا میڈیکل کالج اسپتال، شیخ زاید اسپتال برائے خواتین، سی ایم سی چلڈرن اسپتال، سی ایم سی ٹیچنگ اسپتال اور کیوولٹی سمیت مختلف شعبے لاڑکانہ ڈویژن اور دیگر علاقوں سے آنے والے ہزاروں مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔چانڈکا میڈیکل کالج اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر امجد بجارانی، جو کمپلیکس کی بیشتر طبی سہولیات کے منتظم ہیں، کے پاس بھی ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ اختیارات نہیں ہیں۔ایک پروفیسر شعبہ آرتھوپیڈکس کے مطابق صورتحال اس حد تک خراب ہوچکی ہے کہ پیتھالوجی لیبارٹری میں خون کے ٹیسٹ تک نہیں ہو رہے۔انہوں نے بتایا کہ سرجری کے منتظر مریضوں یا ان کے تیمارداروں کو ضروری اشیا باہر سے خریدنے کا کہا جارہا ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ اسپتال اسٹور کو ادویات اور دیگر ضروری سامان کے لیے بھیجے گئے انڈینٹس میں اکثر مطلوبہ اشیا دستیاب نہیں ہوتیں، جبکہ اسٹور عملہ عدم دستیابی کی نشاندہی کرنے سے بھی گریز کرتا ہے۔اسپتال ذرائع کے مطابق گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے پیتھالوجی لیبارٹری میں معمول کے ٹیسٹ نہیں ہو رہے حتیٰ کہ پیشاب کے ٹیسٹ کی سہولت بھی متاثر ہے۔ذرائع نے بتایا کہ کمپلیکس کی پانچوں پیتھالوجی لیبارٹریوں میں صورتحال تقریباً یکساں ہے۔ایکس رے شعبہ بھی ایکسرے پلیٹس کی کمی کا شکار ہے، جبکہ میڈیکولیگل ایکسرے اسپتال سے باہر کروائے جارہے ہیں۔میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر امجد بجارانی نے صورتحال کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ متعلقہ اعلیٰ حکام کو صورت حال سے آگاہ کردیا گیا ہے اور امید ہے کہ مالیاتی ڈائریکٹر کی تعیناتی بہت جلد عمل میں آئے گی۔انہوں نے بتایا کہ چانڈکا اسپتال کا ایم آر آئی سیکشن 2016 سے غیر فعال ہے۔ذرائع کے مطابق انتظامیہ فی الحال بعض ضروری اشیا کی خریداری مقامی سطح پر کررہی ہے، تاہم اس حوالے سے بھی خدشات موجود ہیں کہ نئے فنانس ڈائریکٹر نے ان اخراجات کی منظوری نہ دی تو ان ادائیگیوں کا ذمہ دار کون ہوگا۔شہید محترمہ بینظیر بھٹو میڈیکل یونیورسٹی کی وائس چانسلر اور اسپتال منیجمنٹ کمیٹی کی سربراہ پروفیسر ڈاکٹر نصرت شاہ نے کہا کہ کمیٹی کو فنانس ڈائریکٹر مقرر کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔یونیورسٹی کے سلیکشن بورڈ نے سرچ کمیٹی کے طرز پر انٹرویوز کے بعد تین نام وزیراعلیٰ کو بھجوائے تھے، تاہم حتمی تقرری وزیراعلیٰ کا اختیار ہے اور معاملہ تاحال زیرِ فیصلہ ہے۔پاکستان پیرا میڈیکل اسٹاف ایسوسی ایشن، چانڈکا میڈیکل کالج اسپتال کے سابق جنرل سیکریٹری منور منگی نے بتایا کہ ریٹائر ہونے والے ملازمین کے پنشن کیسز بھی مالیاتی ڈائریکٹر کے دستخط کے منتظر ہیں۔تار نکیب اور دستاویزی فلمیں دریافت کرنا ان کے مطابق تقریباً 100 ریٹائرمنٹ اور ڈیتھ کلیم کیسز کارروائی کے منتظر ہیں۔پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے ترجمان ڈاکٹر فضل قادر کھوسو نے ویڈیو پیغام میں صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ سے متعلق معاملات رک گئے ہیں۔انہوں نے وزیراعلیٰ، وزیر صحت اور سیکریٹری صحت سے مطالبہ کیا کہ فنانس ڈائریکٹر کی خالی اسامی فوری طور پر پُر کی جائے۔لاڑکانہ پی ایم اے کے صدر منتخب پروفیسر ڈاکٹر سکندر مغل نے کہا کہ اصولی طور پر ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ اختیارات میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے پاس ہونے چاہئیں تاکہ ایسی صورتحال پیدا نہ ہو۔انہوں نے حکومت سے غیر طبی پیشہ ور افراد کو فنانس ڈائریکٹر مقرر کرنے کا سلسلہ ختم کرنے کی بھی تجویز دی۔

اسلام آباد

پی ایم ڈی سی کا ڈاکٹروں کی پیشہ ورانہ تعلیم کو عالمی معیار سے ہم آہنگ کرنے کا فیصلہ

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے ڈاکٹروں اور ڈینٹسٹس کی مسلسل طبی تعلیم (CME) اور مسلسل پیشہ ورانہ ترقی (CPD) کے نظام کو مزید مؤثر، معیاری اور عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اقدامات کا آغاز کردیا ہے۔ &MedicalFacilities Servicesاس اقدام کا اعلان اسلام آباد میں تین روزہ قومی CPD/CME استعداد کار ورکشاپ کے اختتام پر کیا گیا۔"ہائی امپیکٹ CPD/CME کی تیاری: تصور سے تکمیل تک" کے عنوان سے منعقدہ ورکشاپ میں ملک بھر کے طبی و دندان سازی کے اداروں کے سربراہان، طبی تعلیم کے ماہرین، فیکلٹی ارکان اور نمائندگان نے شرکت کی۔اختتامی تقریب میں پارلیمانی سیکریٹری برائے قومی ورثہ و ثقافت فرح ناز اکبر نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی، جبکہ پی ایم ڈی سی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر رضوان تاج، رجسٹرار ریٹائرڈ بریگیڈیئر ڈاکٹر ریحان نقوی، فیکلٹی ارکان اور دیگر سینئر حکام بھی موجود تھے۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر رضوان تاج نے کہا کہ طبی شعبے میں تیز رفتار ترقی کے پیش نظر مسلسل پیشہ ورانہ تعلیم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ صحت کے شعبے سے وابستہ ماہرین جدید طبی علوم اور کلینیکل پریکٹس میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ رہیں۔انہوں نے کہا کہ پی ایم ڈی سی بین الاقوامی بہترین طریقہ کار کی بنیاد پر CPD/CME نظام تشکیل دینے کے لیے پرعزم ہے، تاکہ پاکستانی ڈاکٹرز اور ڈینٹسٹس علم، مہارت اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حوالے سے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ رہیں۔ڈاکٹر رضوان تاج نے آغا خان یونیورسٹی کی ڈاکٹر نتاشا کا ورکشاپ میں تعاون اور شرکاء کی رہنمائی پر شکریہ ادا کیا۔انہوں نے CPD/CME پروگرامز کی تیاری، نفاذ اور جائزے کے حوالے سے ان کی مہارت کو سراہا۔فرح ناز اکبر نے پی ایم ڈی سی کے اقدام کو سراہتے ہوئے طبی و دندان سازی کی تعلیم اور پیشہ ورانہ ترقی کے ریگولیٹری نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ڈاکٹر رضوان تاج کی قیادت کی تعریف کی۔ڈاکٹر ریحان نقوی نے کونسل کی جانب سے حاصل کیے گئے اہم سنگِ میل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ CPD/CME اقدام جسٹرڈ ڈاکٹرز اور ڈینٹسٹس کے پیشہ ورانہ معیار کو بہتر بنانے اور زندگی بھر سیکھنے کے عمل کو فروغ دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ورکشاپ میں CPD/CME کے مکمل طریقہ کار کا جائزہ لیا گیا، جس میں پیشہ ورانہ کارکردگی اور تعلیمی ضروریات کی نشاندہی، قابلِ پیمائش تعلیمی اہداف کا تعین، تعلیمی پروگراموں کی تیاری، شفافیت و آزادی، نتائج کا جائزہ، انتظامی امور، دستاویزات، نگرانی اور معیار کی یقین دہانی جیسے موضوعات شامل تھے۔

لوئر کوہستان: پٹن ہسپتال میں ہفتہ وار ہڑتال ختم، طبی خدمات بحال

لوئر کوہستان

لوئر کوہستان کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پٹن میں ڈاکٹروں، پیرا میڈیکل اور نرسنگ اسٹاف نے ہفتہ بھر جاری رہنے والی ہڑتال ختم کرتے ہوئے طبی خدمات بحال کردی ہیں۔ہسپتال کے عملے نے دیگر محکموں کے افسران اور اہلکاروں کے زیرِ استعمال رہائشی کوارٹرز، بنگلوں اور ہاسٹل کے کمروں کو خالی نہ کرنے کے خلاف ہڑتال کی تھی۔ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ضیاء الرحمن کے مطابق بیشتر رہائشی سہولیات خالی کیے جانے کے بعد مریضوں کے لیے معمول کی طبی خدمات بحال کردی گئی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ احتجاج کرنے والے ڈاکٹروں اور اضافی ڈپٹی کمشنر عبداولی خان کے درمیان ہونے والے اجلاس میں یقین دہانی کرائی گئی کہ محکمہ صحت کی رہائشی سہولیات پر قابض دیگر محکموں کے اہلکاروں سے انہیں فوری طور پر خالی کرالیا جائے گا۔یقین دہانی کے بعد ہفتہ وار ہڑتال ختم کردی گئی اور ایمرجنسی سمیت دیگر طبی سہولیات بحال کردی گئیں۔ہڑتال کے دوران صرف ایمرجنسی سروسز فراہم کی جارہی تھیں، تاہم اب او پی ڈی میں مریضوں کے طبی معائنے سمیت تمام معمول کی خدمات بھی دوبارہ شروع ہوگئی ہیں۔

انڈس ڈولفن کے بچے کی ہلاکت، نایاب نسل کے تحفظ پر تشویش

ڈیرہ غازی خان

شیر وجدید، ارائیں والا سپر کے قریب دو سالہ انڈس ڈولفن کے بچے کی لاش ملنے پر ماہرین نے نایاب اور خطرے سے دوچار آبی حیات کے تحفظ کے حوالے سے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ماہرین نے ماہی گیری کے ٹھیکوں اور جنگلی حیات کے تحفظ سے متعلق قوانین پر مؤثر عملدرآمد نہ ہونے کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ غیر قانونی جال اور ماہی گیری کے طریقے انڈس ڈولفن کے لیے خطرہ بن رہے ہیں۔ قانونیمشورہ حاصلانڈس ڈولفن کے بچے کی لاش ڈیرہ غازی خان تھانے کی حدود میں دریائے سندھ کے قریب مقامی افراد کو ملی۔ یہ مقام 'چتن' کے قریب واقع ہے جہاں مقامی لوگ کشتیوں کے ذریعے دریا عبور کرنے کے لیے باقاعدگی سے آتے جاتے ہیں۔ مقامی وکیل عطااللہ نے بتایا کہ انہوں نے خود موقع پر جا کر ڈولفن کے بچے کی لاش دیکھی اور واقعے سے محکمہ جنگلی حیات کے حکام کو آگاہ کیا تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے اقدامات کیے جا سکیں۔ ان کے مطابق علاقے میں ماہی گیری کے بعض ٹھیکیدار مبینہ طور پر ممنوعہ جال اور غیر قانونی طریقے استعمال کرتے ہیں، جن کی زد میں انڈس ڈولفن بھی آجاتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بعض ماہی گیر پلہ مچھلی پکڑنے کے لیے ممنوعہ جال استعمال کرتے ہیں، جن میں ڈولفن پھنس کر ہلاک ہوجاتی ہیں۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان کے سابق سینئر کنزرویشن افسر عمر وقاص نے ڈولفن کے بچے کی لاش کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ دو سالہ مادہ انڈس ڈولفن کی ہلاکت نایاب میٹھے پانی کی اس نسل کے تحفظ کے حوالے سے سنگین تشویش کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاش پر کسی قسم کے واضح بیرونی زخم کے نشانات نہیں تھے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈولفن ماہی گیری کے جال میں پھنسنے کے باعث دم گھٹنے سے ہلاک ہوئی۔ جال میں الجھنے کے بعد وہ سانس لینے کے لیے سطح آب تک نہیں پہنچ سکی۔ عمر وقاص کے مطابق یہ واقعہ ماہی گیری کے ٹھیکیداروں کے لائسنس معاہدوں پر کمزور عملدرآمد کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے ان معاہدوں پر سختی سے عملدرآمد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دریائے سندھ کا یہ مخصوص حصہ سرکاری طور پر انڈس ڈولفن کے لیے محفوظ پناہ گاہ قرار دیا جا چکا ہے۔ انہوں نے جنگلی حیات کے تحفظ سے متعلق موجودہ قوانین پر سختی سے عملدرآمد اور زمینی سطح پر نگرانی کا نظام مزید مؤثر بنانے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ طویل المدتی تحفظ اور تحقیقی مقاصد کے لیے ہلاک ہونے والی ڈولفن کے باقیات سے ڈی این اے نمونے حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ایک ویڈیو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ڈولفن کی لاش سے غیر مناسب طریقے سے نمٹنا بھی ایک اہم انتظامی خلا کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان کے مطابق انڈس ڈولفن پاکستان کا قومی اثاثہ ہے اور اس کے ساتھ باوقار انداز میں برتاؤ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے واقعے کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھی معلوم کیا جانا چاہیے کہ ڈولفن کا بچہ زندہ ملا تھا یا پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا۔ نومنتخب ڈپٹی چیف وائلڈ لائف رینجر امیر نیازی نے کہا کہ واقعے کی مکمل تحقیقات کی جائیں گی، جس کے بعد قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ قانونیمشورہ حاصلانہوں نے بتایا کہ شواہد اکٹھے کرنے اور ڈولفن کی لاش تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے ایک ٹیم موقع پر روانہ کردی گئی ہے تاکہ ہلاکت کی اصل وجہ معلوم کی جا سکے۔ مقامی جنگلی حیات کے شوقین افراد نے محکمہ جنگلی حیات کی فیلڈ ٹیموں کی کارکردگی پر بھی سوالات اٹھائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے واقعات میں محکمہ اکثر علاقے کے رہائشیوں کی فراہم کردہ معلومات پر انحصار کرتا ہے، جو مؤثر نگرانی کے نظام کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔

پانی کے قدرتی نظام کی بحالی، موسمیاتی لچک مضبوط بنانے کے لیے نئی مہم

اسلام آباد

پاکستان میں سیلاب، خشک سالی اور پانی کی قلت کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر قدرتی آبی نظام کی بحالی کو موسمیاتی تبدیلی سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے ایک اہم اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں خیبر پختونخوا کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے گاؤں برزولی میں بدری تالاب کی بحالی کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ 'ری چارج پاکستان' کے تحت شروع کیا گیا ہے، جو 9.72 ملین ڈالر مالیت کا سات سالہ موسمیاتی موافقت کا منصوبہ ہے اور اسے گرین کلائمیٹ فنڈ (GCF)، کوکا کولا فاؤنڈیشن اور ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ (W W F) کی معاونت حاصل ہے۔ ری چارج پاکستان پر W W F پاکستان، وزارت موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی رابطہ کاری اور وزارت آبی وسائل کے تحت وفاقی فلڈ کمیشن کے اشتراک سے عملدرآمد کر رہا ہے۔ منصوبے کا مقصد خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان میں قدرتی بنیادوں پر حل (Nature-based Solutions) کے ذریعے سیلاب اور خشک سالی کے خطرات کم کرنا، متاثرہ ماحولیاتی نظام بحال کرنا، زیر زمین پانی کی ری چارجنگ بہتر بنانا اور موسمیاتی تبدیلی کے مقابلے میں مقامی آبادیوں کی لچک بڑھانا ہے۔ بدری تالاب کی بحالی منصوبے کے تحت ماحولیاتی نظام پر مبنی موافقت کا ایک اہم اقدام ہے، جس کا مقصد موسمی میٹھے پانی کے نظام کو بحال، پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ اور ارد گرد کی آبادیوں کے لیے پانی کے تحفظ کو بہتر بنانا ہے۔ بدری تالاب ماضی میں مقامی آبادی، مویشیوں اور حیاتیاتی تنوع کے لیے اہم آبی ذریعہ رہا ہے، تاہم تلچھٹ جمع ہونے، قدرتی آبی گزرگاہوں کے بند ہونے اور پشتوں کے کٹاؤ کے باعث اس کی پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت اور ماحولیاتی افادیت متاثر ہوئی ہے۔ WWF پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل حماد نقی خان نے قدرتی بنیادوں پر حل میں سرمایہ کاری کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں سیلاب اور خشک سالی بدلتے ہوئے موسم کی علامات ہیں، جو عوام، ماحولیاتی نظام اور آبی وسائل پر مسلسل دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلے کے حل کا ایک حصہ قدرت کے اپنے پانی کو جذب، ذخیرہ اور منظم کرنے کے نظام کو بحال کرنے میں مضمر ہے۔ ان کے مطابق تالابوں سمیت ماحولیاتی نظام میں سرمایہ کاری طویل مدتی موسمیاتی لچک میں سرمایہ کاری ہے۔ ری چارج پاکستان کے سینئر ڈائریکٹر محمد فواد حیات نے بتایا کہ بدری تالاب منصوبے کے تحت عملی مرحلے میں داخل ہونے والا قدرتی بنیادوں پر حل کا ایک اہم منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ چند ماہ کے دوران قدرتی آبی گزرگاہوں کے 415 میٹر حصے کو بحال کیا جائے گا، ایک ہیکٹر رقبے پر پھیلے تالاب سے تلچھٹ نکالی جائے گی اور 211 میٹر طویل پشتوں کو مضبوط کیا جائے گا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں تالاب کی پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں تقریباً 20 ہزار مکعب میٹر اضافہ ہوگا، جبکہ اندازاً 957,2 گھرانوں کے لیے پانی کے تحفظ کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ کوکا کولا فاؤنڈیشن کے صدر کارلوس پگوآگا نے کہا کہ آبی علاقوں میں موسمیاتی لچک پیدا کرنے کے لیے مضبوط تعاون اور طویل مدتی سرمایہ کاری ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ فاؤنڈیشن کو ری چارج پاکستان کی منصوبہ بندی سے عملی اقدامات کی جانب پیش رفت میں معاونت پر فخر ہے، جہاں قدرتی بنیادوں پر ایسے عملی حل متعارف کرائے جا رہے ہیں جن کا مقصد پانی کے تحفظ کو بہتر بنانا اور آنے والی نسلوں کے لیے مقامی آبادیوں کو مضبوط بنانا ہے۔ عالمیتقشے دیکھیں گرین کلائمیٹ فنڈ کے ایشیا اور بحرالکاہل خطے کے ڈائریکٹر ہیمنت منڈل نے کہا کہ بدری تالاب کی بحالی کا کام ری چارج پاکستان منصوبے کے تحت موسمیاتی مالی معاونت کو عملی اور قابل مشاہدہ نتائج میں تبدیل کرنے کی جانب اہم پیش رفت ہے۔ انہوں نے کہا کہ روایتی انفراسٹرکچر کے ساتھ قدرتی ماحولیاتی نظام کی بحالی سے یہ منصوبہ ظاہر کرتا ہے کہ قدرتی بنیادوں پر حل انسانوں اور ماحول دونوں کے لیے دیرپا فوائد فراہم کر سکتے ہیں۔ بدری تالاب کی بحالی کا کام 2026 کے اختتام تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ یہ ری چارج پاکستان کے تحت قدرتی بنیادوں پر حل کے لیے منصوبہ بندی کی گئی متعدد مداخلتوں میں سے پہلا منصوبہ ہے۔

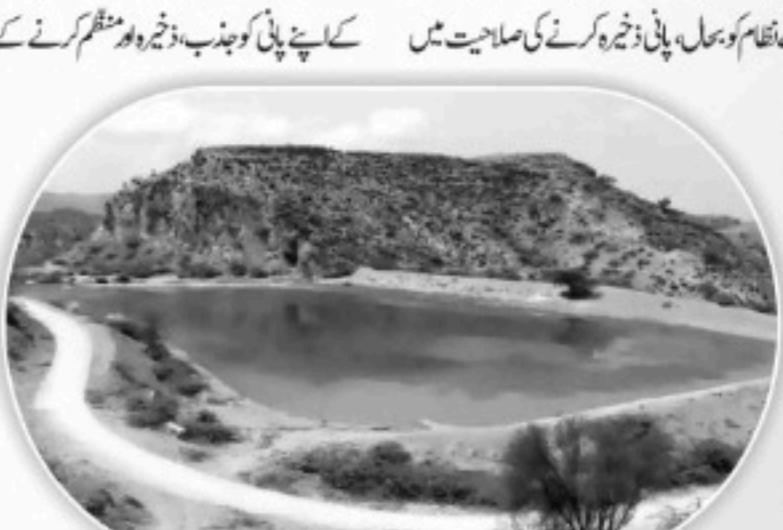

پنجاب میں سموگ سیزن کی آمد سے قبل فضائی آلودگی کے پھیلاؤ کو روکنے کے سخت اقدامات کیے جائیں، وزیراعلیٰ پنجاب

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے نومبر میں سموگ سیزن کی آمد سے قبل مؤثر پیشگی انتظامات یقینی بنانے اور گزشتہ برس کی کامیاب حکمت عملی کو مزید مؤثر بنانے اور فضائی آلودگی کے پھیلاؤ کے تمام ذرائع کو روکنے کی ہدایت کی ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے ماحول دوست اقدامات کی بدولت عالمی فضائی انڈیکس میں لاہور آلودہ ترین شہروں میں سولہویں نمبر پر آگیا۔ ماہرین موسمیات نے بتایا کہ بھارت سے چلنے والی تیز ہواؤں کے رخ میں تبدیلی کے نتیجے میں لاہور، فیصل آباد، رحیم یار خان اور پنجاب کے دیگر اضلاع میں فضائی آلودگی کے انڈیکس میں معمولی اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ اگلے ہفتے لاہور میں بارش سے فضائی آلودگی میں کمی کا امکان ہے۔ موسمیات ماہرین نے بتایا کہ ہوا کی رفتار اور نمی بڑھنے سے آلودہ ذرات فضا میں موجود رہتے ہیں جس سے فضائی انڈیکس میں تبدیلی آتی ہے تاہم وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر اینٹی سموگ سیزن کی گزشتہ سال کی تمام ایس او پیز پر عمل درآمد مزید سخت کردیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز نے پنجاب کی انتظامیہ اور محکموں کو فصلوں کی باقیات کو جدید مشینری سے ٹھکانے لگانے اور آگ نہ لگانے کے امر کو یقینی بنانے کی ہدایت کی اور حکم دیا کہ پلاسٹک کو آگ لگانے اور پلاسٹک سے تیار کردہ مصنوعات سے انسانی زندگی کو لاحق خطرات کا خاتمہ یقینی بنایا جائے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی ہدایت پر بھٹہ خشت کی مانیٹرنگ اور زگ زیگ ٹیکنالوجی نہ رکھنے والے بھٹوں کے خلاف کارروائیاں تیز کردی گئیں۔ دھوئیں سے فضائی آلودگی کا باعث بننے والے ریستورانوں اور بار بی کیو آؤٹ لیٹس کی نگرانی اور معائنے کو مؤثر بنانے کی بھی ہدایت کی۔ لاہور کے داخلی مقامات پر بڑی اور چھوٹی گاڑیوں کے معائنے اور سموگ اخراج کی سخت پڑتال بھی کی جارہی ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی شہر میں موٹر بائیکس کے دھوئیں کی مانیٹرنگ کرنے اور آلودگی پھیلانے پر کارروائی کی ہدایت کی۔ سیف سٹی کیمروں، تھرمل امیجنگ اور جدید اے آئی نظام کے تحت مانیٹرنگ بھی بڑھادی گئی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا کہنا ہے کہ سموگ کے تین مہینوں میں انتظامیہ اور محکموں کی کارروائیوں میں عوام بھرپور ساتھ دے کر کامیابی کی ایک نئی مثال بنائیں گے۔

گلبرگ ٹاؤن میں 'روڈ سائیڈ جنگل فیز ٹو' کا افتتاح، محدود وسائل میں ترقیاتی کام قابلِ تقلید ہیں، سیف الدین ایڈووکیٹ

کراچی

عوامی فلاح، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور شہر کی ترقی کے لیے کیے جانے والے اقدامات قابلِ تحسین ہیں، جبکہ گلبرگ ٹاؤن کراچی کا ایک ماڈل ٹاؤن بن کر ابھر رہا ہے۔ شہر دریافت کریں وہ راشد منہاس روڈ پر ٹاؤن میونسپل کارپوریشن گلبرگ کے زیر اہتمام "روڈ سائیڈ جنگل فیز ٹو" کی افتتاحی تقریب سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے۔ اس موقع پر امیر جماعت اسلامی ضلع وسطی گلبرگ کامران سراج، چیئرمین گلبرگ ٹاؤن نصرت اللہ، ڈائریکٹر پارکس ندیم حنیف اور دیگر بھی موجود تھے۔ سیف الدین ایڈووکیٹ نے کہا کہ گلبرگ ٹاؤن میں اسکولوں، سڑکوں، اسٹریٹ لائٹس اور ماحول دوست منصوبوں پر ہونے والا کام اس بات کا ثبوت ہے کہ دیانت دار قیادت اور مؤثر منصوبہ بندی سے محدود وسائل میں بھی نمایاں نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "روڈ سائیڈ جنگل" کا منصوبہ ایک منفرد ماحولیاتی ماڈل ہے، جسے کراچی کے دیگر ٹاؤنز بھی اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی تیزی سے کنکریٹ کے جنگل میں تبدیل ہو رہا ہے، جس سے درجہ حرارت میں اضافہ اور ماحولیاتی مسائل شدت اختیار کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں شجرکاری، گرین بیلٹس، واٹر ہارویسٹنگ اور دیگر ماحول دوست منصوبوں پر ترجیحی بنیادوں پر کام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کراچی کے ٹاؤنز کو ان کی ضروریات کے مطابق وسائل فراہم کیے جائیں تو جماعت اسلامی کے زیر انتظام ٹاؤنز کو مثالی ماڈل ٹاؤنز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر کامران سراج نے کہا کہ گلبرگ ٹاؤن دیانت داری اور شفافیت کے ساتھ عوامی وسائل کو ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کر رہا ہے، جبکہ چیئرمین نصرت اللہ نے کہا کہ کراچی کو سرسبز، صاف اور رہنے کے قابل شہر بنانے کے لیے بلدیاتی اداروں اور شہریوں کو مل کر کردار ادا کرنا ہوگا۔

لاہور

لاہور ہائی کورٹ نے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے ارکان کے خلاف اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کو انکوائری جاری رکھنے اور کسی بھی قسم کی کارروائی سے روک دیا۔ جسٹس محمد جواد ظفر نے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے سیکریٹری جنرل شیخ صداقت کی جانب سے دائر درخواست کی سماعت کی۔ سماعت کے دوران صوبائی لاء افسر نے اے سی ای کی جانب سے تحریری جواب جمع کرایا، جس میں مؤقف اختیار کیا گیا کہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت سوسائٹی کے ارکان سرکاری ملازمین کی تعریف میں آتے ہیں، اس لیے اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ انہیں قانون کے تحت کارروائی کا نشانہ بنا سکتی ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے ایڈووکیٹ میاں داؤد سرکاری خزانے سے تنخواہ ادا نہیں کی جاتی۔ انہوں نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ مذکورہ عدالتی فیصلے کے بعد کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے معاملات میں اے سی ای کی مداخلت کا اختیار ختم ہو چکا ہے۔ جسٹس محمد جواد ظفر نے ریمارکس دیے کہ درخواست میں اہم قانونی نکات اٹھائے گئے ہیں جن پر تفصیلی سماعت کی ضرورت ہے۔ عدالت نے کیس کی سماعت 21 ستمبر تک ملتوی کرتے ہوئے حتمی دلائل طلب کر لیے اور متنازع انکوائری کے خلاف عبوری حکم امتناع جاری کر دیا۔ عدالت نے اے سی ای کو درخواست گزار کی سوسائٹی کے ارکان کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی سے روک دیا۔ درخواست میں اے سی ای کی جانب سے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے معاملات میں انکوائری شروع عادی شکایت کنندہ ہے۔ درخواست میں کہا گیا کہ قانون کے تحت ایسے تنازعات سے نمٹنے کا اختیار صرف پنجاب کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے پاس

لاہور ہائی کورٹ نے اینٹی کرپشن حکام کو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے ارکان کے خلاف کاروائی سے روک دیا گیا۔

نے لاہور ہائی کورٹ کے ایک سابقہ فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ عدالت پہلے ہی واضح کر چکی ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی کے ارکان سرکاری ملازمین تصور نہیں ہوتے کیونکہ انہیں کرنے اور مقدمات درج کرنے کے اختیار کو چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے مؤقف اختیار کیا کہ سوسائٹی کے خلاف انکوائری ایک ایسے شخص کی شکایت پر شروع کی گئی جو مبینہ طور پر ہے۔ درخواست میں مزید الزام عائد کیا گیا کہ گزشتہ تین برس کے دوران اے سی ای نے شہریوں کے خلاف بے بنیاد شکایات پر انکوائریاں شروع کر کے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا اور انہیں 'بلیک میل' کیا۔ درخواست گزار نے عدالت سے استدعا کی کہ سوسائٹی کے خلاف جاری انکوائری کو دائرہ اختیار سے تجاوز قرار دیتے ہوئے کالعدم قرار دیا جائے۔

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ایک ہفتے کے اندر پولیس فورس سے 'کرپٹ افسران' کو ہٹانے کی ہدایت کر دی۔ تاریخکتابیں دریافت کریں وزیراعلیٰ نے منگل کو لاہور میں امن و امان سے متعلق اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ امن کا قیام اور شہریوں کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ مریم نواز نے کہا کہ کرپشن میں شہرت رکھنے والے پولیس افسران کو تھانوں میں ایس ایچ او تعینات نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کرپٹ اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت پنجاب پولیس کے اہلکاروں کو 30 ستمبر تک باڈی کیمروں سے لیس کرنے کی ڈیڈ لائن بھی مقرر کر دی۔ مریم نواز نے خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم پر مؤثر قابو پانے کے لیے جامع منصوبہ طلب کرتے ہوئے ایسے جرائم میں ملوث افراد کے خلاف

وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے کرپٹ پولیس اہلکاروں کے خلاف ایک ہفتے میں کارروائی کا حکم

کرتے ہوئے پولیس کو ڈکیتی کی وارداتوں کی روک تھام کے لیے کارروائیاں مزید تیز کرنے کا بھی حکم دیا۔ وزیراعلیٰ نے جرائم کے خاتمے کے لیے شیخوپورہ میں خصوصی کریک ڈاؤن کی ہدایت بھی کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ڈولفن پولیس کا آپریشنل کنٹرول متعلقہ تھانوں کے سپرد کیا جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے زیرو ٹالرنس پالیسی اپنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے قیدیوں کی وینز میں جی پی ایس ڈیوائسز اور کیمرے نصب کرنے کی بھی منظوری دی اور قیدیوں کے فرار کے واقعات میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ صوبے میں مجموعی طور پر جرائم کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔ صوبے میں ڈکیتی کی وارداتوں میں 54 فیصد، قتل کے واقعات میں 35 فیصد، کار چھیننے کے واقعات میں 46 فیصد جبکہ موٹر سائیکل چوری میں 53 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ جن اضلاع میں جرائم کی شرح زیادہ رہے گی، وہاں ضلعی پولیس افسران کو جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔

گوجرانوالہ پاسپورٹ آفس کا پورا عملہ فارغ، وفاقی وزیر داخلہ کا اچانک دورہ

گوجرانوالہ

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے گوجرانوالہ ریجنل پاسپورٹ آفس کا اچانک دورہ کرتے ہوئے دفتری اوقات ختم ہونے سے قبل پورا دفتر بند اور عملے کو غیر حاضر پائے جانے پر تمام عملے کو ہٹانے کا حکم دے دیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق وفاقی وزیر داخلہ اچانک گوجرانوالہ ریجنل پاسپورٹ آفس پہنچے تو وہاں سرکاری اوقاتِ کار ختم ہونے سے قبل صرف ایک اہلکار موجود تھا، جبکہ باقی تمام عملہ غیر حاضر تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر داخلہ کی آمد کے وقت دفتر میں صفائی کا کام جاری تھا، جبکہ شہریوں کو بھی دفتر کے احاطے میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔ دفتر میں موجود واحد اہلکار بھی دیگر عملے کی غیر حاضری سے متعلق وزیر داخلہ کے سوالات کا تسلی بخش جواب نہ دے سکا، جس پر محسن نقوی نے سخت برہمی کا اظہار کیا۔ ذرائع کے مطابق وزیر داخلہ نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے گوجرانوالہ ریجنل پاسپورٹ آفس کے پورے عملے کو ہٹانے کے احکامات جاری کیے، جن پر فوری طور پر عمل درآمد بھی کر دیا گیا۔

اسلام آباد

جوڈیشل مجسٹریٹ نے انسانی اعضا کی پیوند کاری سے متعلق قانون کی مبینہ خلاف ورزی کے کیس میں نجی اسپتال کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) شوکت علی بنگش کا تین روزہ جسمانی ریمانڈ منظور کر لیا۔ قانونیمشورہ حاصلجوڈیشل مجسٹریٹ عدنان رشید نے وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) کی جانب سے ملزم کے 14 روزہ جسمانی ریمانڈ کی استدعا پر فیصلہ سنایا۔ ایف آئی اے کے مطابق والے مالی معاملات پر سوالات اٹھتے ہیں۔ تحقیقاتی ادارے نے عدالت سے ملزم کا 14 روزہ جسمانی ریمانڈ دینے کی استدعا کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ مبینہ مالی لین دین کی مزید تحقیقات اور کیس میں ملزم سمیت دیگر افراد کے کردار کا تعین کرنا ضروری ہے۔ شوکت علی بنگش کے وکیل نے جسمانی ریمانڈ کی مخالفت کرتے ہوئے عدالت سے اپنے موکل کو مقدمے سے بری کرنے کی استدعا کی۔ وکیل کا موقف تھا کہ ملزم کے خلاف الزامات اس کی حراست کا جواز فراہم کرنے کے لیے کافی

نجی اسپتال کا چیف ایگزیکٹو ایف آئی اے کے حوالے، تین روزہ جسمانی ریمانڈ منظور

شوکت علی بنگش پر انسانی اعضا کی پیوند کاری سے متعلق قانون کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔ تحقیقاتی ادارے نے عدالت کو بتایا کہ تحقیقات کے دوران انسانی اعضا کی پیوند کاری کے عمل میں مبینہ تجارتی مفادات کے شواہد سامنے آئے ہیں۔ ایف آئی اے نے دعویٰ کیا کہ ایک ایجنٹ کے اکاؤنٹ سے نجی اسپتال کے اکاؤنٹ میں ایک کروڑ 33 لاکھ روپے منتقل کیے گئے، جس سے اعضا کی پیوند کاری کے عمل میں ہونے نہیں۔ فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے قرار دیا کہ شوکت علی بنگش کے خلاف الزام بادی النظر میں درست معلوم ہوتا ہے اور معاملے کی مزید تحقیقات ضروری ہیں۔ تاہم عدالت نے ایف آئی اے کی 14 روزہ ریمانڈ کی درخواست مسترد کرتے ہوئے ملزم کا تین روزہ جسمانی ریمانڈ منظور کیا اور اسے مزید تفتیش کے لیے تحقیقاتی ادارے کے حوالے کر دیا۔

کراچی

8.5 ارب روپے کے مبینہ یلو لائن کرپشن کیس کے مرکزی ملزم، سابق پراجیکٹ ڈائریکٹر کراچی موبیلیٹی پراجیکٹ ضمیر عباسی کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ قومی احتساب بیورو (نیب) نے ان کے خلاف آمدن سے زائد

8.5 ارب روپے کے ییلو لائن کرپشن کیس کے مرکزی ملزم کے خلاف نیب کی نئی تحقیقات شروع

اثاثوں اور سندھ حکومت میں مبینہ غیر قانونی تقرریوں اور ترقیوں سے متعلق باضابطہ انکوائری شروع کر دی ہے۔ شہدریافت کریں ذرائع کے مطابق نیب نے ضمیر عباسی، ان کی اہلیہ، بچوں اور دیگر اہلِ خانہ کے نام پر رجسٹرڈ منقولہ و غیر منقولہ جائیدادوں کی تفصیلات متعلقہ اداروں سے طلب کر لی ہیں تا کہ ان کے مالی معاملات کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس سے قبل جون 2026 میں اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ (ACE) سندھ نے کراچی موبیلیٹی پراجیکٹ میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے الزام میں ضمیر عباسی اور دیگر افسران کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ انکوائری رپورٹ میں الزام عائد کیا گیا کہ ضمیر عباسی اور اس وقت کے ڈائریکٹر پروکیورمنٹ نے ٹھیکیداروں کو بینک گارنٹی کے بغیر تقریباً 8.5 ارب روپے کی پیشگی ادائیگیاں کیں، حالانکہ معاہدوں میں ایسی ادائیگی کی کوئی شق موجود نہیں تھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ضمیر عباسی نے اپنے کیریئر کا آغاز نیب سے کیا، بعد ازاں وہ سندھ پولیس میں بطور ڈی ایس پی تعینات رہے اور پھر مختلف سرکاری عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کی بعض تقرریوں اور ترقیوں کو بھی مبینہ بے ضابطگیوں کی بنیاد پر عدالتوں میں چیلنج کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نے ضمیر عباسی کو لاہور سے گرفتار کر کے کراچی منتقل کیا تھا، جبکہ متعلقہ عدالت ان کی بعد از گرفتاری ضمانت کی درخواست بھی مسترد کر چکی ہے۔ نیب کی تازہ تحقیقات کے بعد کیس میں مزید پیش رفت متوقع ہے۔

چشتیاں

دانش اسکول چشتیاں میں نوجوان طالب علم کے مبینہ طور پر بغیر اجازت باہر جانے پر انکوائری کا مطالبہ

دانش اسکول چشتیاں کے ہاسٹل میں مقیم نویں جماعت کے ایک طالب علم کے 26 اگست کو مبینہ طور پر بغیر اجازت اسکول سے باہر نکلنے کے واقعے پر انکوائری کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ طالب علم عبدالمالک کے معاملے پر اس کی والدہ، نبیلہ نورین، نے پنجاب دانش اسکولز اینڈ سینٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی کے مینیجنگ ڈائریکٹر کو درخواست دے کر واقعے کی مکمل تحقیقات اور ذمہ داروں کا تعین کرنے کی اپیل کی ہے۔ مقامی گائیڈز کی تلاش کردہ درخواست کے مطابق عبدالمالک 26 اگست کو تقریباً دوپہر 2 بجے دانش اسکول چشتیاں کے مین گیٹ سے مبینہ طور پر بغیر اجازت باہر نکل گیا۔ چونکہ وہ بورڈنگ طالب علم ہے اور اسکول کے ہاسٹل میں رہتا ہے، اس لیے اس کے اہل خانہ نے سوال اٹھایا ہے کہ وہ بغیر اجازت اور کسی باقاعدہ نگرانی کے اسکول کی حدود سے باہر نکلنے میں کیسے کامیاب ہوا۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہاسٹل میں بعض طلبہ کے پاس مبینہ طور پر ایسے اسٹیمپس موجود ہیں جو گیٹ پاس جاری کرنے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ درخواست گزار نے مطالبہ کیا ہے کہ ہاسٹل میں موجود تمام اسٹیمپس اور طلبہ کو جاری کیے گئے گیٹ پاسز کی جانچ کی جائے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ کہیں غیر مجاز طریقے سے کسی طالب علم کو اسکول سے باہر جانے کی اجازت تو نہیں دی گئی۔ اہل خانہ نے واقعے کی تحقیقات کے لیے 26 اگست کی دوپہر کے وقت کی مین گیٹ کی سی سی ٹی وی فوٹیج محفوظ کرنے اور اس کا جائزہ لینے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ مین گیٹ کا آمد و رفت کا ریکارڈ، گیٹ پاسز اور ہاسٹل حاضری رجسٹر بھی چیک کرنے کی درخواست کی گئی ہے تاکہ واقعے کے وقت موجود صورتحال واضح ہوسکے۔ درخواست میں ہاسٹل انچارج محمد شکیل سمیت پرنسپل، ہاؤس انچارج، وارڈن، سیکیورٹی گارڈز اور دیگر متعلقہ عملے کے کردار کا جائزہ لینے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے ذریعے یہ معلوم کیا جانا چاہیے کہ طالب علم کے اسکول سے باہر جانے کا عمل کس طرح ممکن ہوا، اس وقت سیکیورٹی پر کون تعینات تھا اور آیا کسی مرحلے پر نگرانی یا قواعد کی خلاف ورزی تو نہیں ہوئی۔ درخواست گزار نے بتایا ہے کہ عبدالمالک کا تعلق منڈی صادق گنج سے ہے اور اس کی والدہ بیوہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو بورڈنگ اسکول اس اعتماد کے ساتھ بھیجتے ہیں کہ ادارہ نہ صرف انہیں تعلیم فراہم کرے گا بلکہ ان کی حفاظت اور روزمرہ نگرانی بھی یقینی بنائے گا۔ اس لیے کسی طالب علم کا مبینہ طور پر بغیر اجازت اسکول کی حدود سے باہر نکل جانا والدین کے لیے فطری طور پر تشویش کا باعث ہے۔ اہل خانہ نے پنجاب دانش اسکولز اینڈ سینٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ معاملے کی غیر جانب دار تحقیقات کرائی جائیں، دستیاب ریکارڈ اور CCTV فوٹیج کا جائزہ لیا جائے، اور اگر کسی افسر یا ملازم کی غفلت یا قواعد کی خلاف ورزی ثابت ہو تو ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے۔ درخواست میں دانش اسکول چشتیاں کے ہاسٹل اور مین گیٹ کے سیکیورٹی انتظامات کا بھی از سرِ نو مکمل جائزہ لینے کی درخواست کی گئی ہے تاکہ مستقبل میں کوئی طالب علم بغیر اجازت اسکول کی حدود سے باہر نہ نکل سکے۔

بہاولنگر

بہاولنگر پولیس میں متعدد تھانوں کے ایس ایچ اوز تبدیل، میرٹ اور کارکردگی کو ترجیح

تمام پولیس افسران اپنے فیصلے قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق کریں: ڈی پی او بہاولنگر

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کے وژن کے مطابق بہاولنگر پولیس میں انتظامی تبدیلیاں کرتے ہوئے متعدد تھانوں کے ایس ایچ اوز کو تبدیل کردیا گیا ہے۔ ڈی پی او بہاولنگر محمد عمران کے مطابق ان تعیناتیوں کا مقصد تھانہ کلچر میں بہتری، جرائم پر قابو پانا اور شہریوں کو بروقت انصاف کی فراہمی ہے۔ مقامی شہروں کی گائیڈز حاصل کرنا پولیس کے مطابق تھانہ صدر بہاولنگر کے ایس ایچ او انسپکٹر عبدالجبار، تھانہ بخشن خان کے ایس ایچ او سب انسپکٹر عامر صدیق، تھانہ تخت محل کے ایس ایچ او سب انسپکٹر تاج شاہین اور تھانہ صدر ہارون آباد کے ایس ایچ او سب انسپکٹر محمد آصف کو معطل کر کے کلوز ٹو لائن کردیا گیا ہے۔ دوسری جانب سب انسپکٹر نعمان اقبال، جو اس سے قبل تھانہ منڈی صادق گنج کے ایس ایچ او تعینات تھے، کو ایس ایچ او تھانہ تخت محل مقرر کیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر محمد ذیشان کو ایس ایچ او تھانہ منڈی صادق گنج جبکہ سب انسپکٹر خرم حسین کو ایس ایچ او تھانہ صدر ہارون آباد تعینات کیا گیا ہے۔ ڈی پی او محمد عمران نے نئے تعینات ہونے والے ایس ایچ اوز کو ہدایت کی ہے کہ اسٹریٹ کرائم، منشیات فروشی اور سنگین جرائم میں ملوث عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جائے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے کسی قسم کی رعایت نہ برتی جائے۔ انہوں نے پولیس افسران کو ہدایت کی کہ تھانوں میں آنے والے شہریوں، خصوصاً خواتین اور بچوں کی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر سنا اور حل کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ شہریوں کے ساتھ پولیس کے رویے میں مثبت تبدیلی لانا اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ خدمات فراہم کرنا ضروری ہے۔ ڈی پی او نے واضح کیا کہ تمام پولیس افسران اپنے فیصلے قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق کریں۔ ان کے مطابق میرٹ پر پورا اترنے والے اور ایمانداری سے فرائض انجام دینے والے افسران کی حوصلہ افزائی کی جائے گی، تاہم غفلت، لاپرواہی یا اختیارات کے ناجائز استعمال پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

ساہیوال

معطل ایس ایچ او ہڑپہ کو پھولوں سے الوداع کرنے پر ڈی پی او نے مزید اہلکار معطل کر دیے۔

ہڑپہ میں ایک شہری کی جانب سے پولیس افسر کے خلاف شکایت کے بعد ایس ایچ او ہڑپہ ماجد کو معطل کیے جانے کے واقعے نے نیا رخ اختیار کرلیا، جبکہ معطل ایس ایچ او کے اعزاز میں مبینہ طور پر الوداعی تقریب منعقد کرنے اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرنے پر ڈی پی او ساہیوال عثمان ٹیپو نے مزید پولیس اہلکاروں کے خلاف بھی کارروائی کی ہے۔ ذرائع کے مطابق ایک خاتون نے ڈی پی او ساہیوال کو درخواست دی تھی کہ لاہور میں سی ایس ایس کی تیاری کے دوران ایک شخص سے اس کی شناسائی ہوئی، جس نے مبینہ طور پر شادی کا جھانسہ دے کر اس کی ویڈیوز بنائیں اور بعد ازاں اسے بلیک میل کر کے رقم وصول کرتا رہا۔ خاتون کے مطابق شادی کے بعد بھی مذکورہ شخص نے اس کا واٹس ایپ نمبر حاصل کر کے اسے دھمکانا شروع کیا اور مبینہ طور پر رقم کا مطالبہ کرتا رہا۔ چند روز قبل ملزم نے اسے دوبارہ ملاقات کے لیے مجبور کیا۔ خاتون کے شوہر کو شک ہوا تو اس نے ان کا تعاقب کیا، جس دوران مبینہ طور پر ملزم خاتون کو ہڑپہ کی جانب لے گیا۔ شوہر کے پہنچنے پر ملزم گاڑی چھوڑ کر فرار ہوگیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ متاثرہ خاتون اور اس کے شوہر نے ہڑپہ تھانے سے رجوع کیا، تاہم الزام ہے کہ ایس ایچ او ماجد نے کارروائی سے انکار کردیا۔ بعد ازاں معاملہ ڈی پی او ساہیوال عثمان ٹیپو کے علم میں لایا گیا۔ ذرائع کے مطابق ڈی پی او کی ہدایت پر معاملے کی جانچ کی گئی اور ایس ایچ او کے مبینہ طور پر ملزم سے رابطوں سمیت دیگر معاملات کا جائزہ لیا گیا۔ انکوائری کے بعد ایس ایچ او کو معطل کردیا گیا۔ تاہم واقعے کے بعد مبینہ طور پر تھانے کے بعض اہلکاروں نے معطل ایس ایچ او کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا اور انہیں پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے الوداع کیا۔ اس معاملے کا علم ہونے پر ڈی پی او ساہیوال نے مبینہ طور پر تقریب میں شریک مزید 10 اہلکاروں کو بھی معطل کردیا۔

لاہور

لاہور میں پولیس حراست کے بعد دو خواتین کی ہلاکت، لواحقین کا شفاف تحقیقات کا مطالبہ

لاہور کے علاقوں ٹاؤن شپ اور لٹن روڈ سے تعلق رکھنے والی دو نوجوان خواتین، 18 سالہ انمول بی بی اور 20 سالہ آمنہ، پولیس حراست کے بعد پراسرار حالات میں جاں بحق ہو گئیں، جس کے بعد واقعے کی شفاف تحقیقات کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ مزید دریافت کریں اہلِ خانہ کے مطابق دونوں خواتین آپس میں نند اور بھاوج تھیں، کم عمر بچوں کی مائیں تھیں اور معاشی مشکلات کے باعث بازاروں میں پنسلیں فروخت کر کے اپنے خاندان کی کفالت کرتی تھیں۔ لواحقین کا کہنا ہے کہ خواتین شام کے وقت گھر واپس نہ آئیں، بعد ازاں پولیس نے اطلاع دی کہ وہ تھانے میں موجود ہیں۔ اہلِ خانہ کے مطابق کچھ دیر بعد انہیں دوبارہ فون کر کے جناح ہسپتال پہنچنے کا کہا گیا، جہاں دونوں خواتین کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ پولیس کے مطابق خواتین کو مبینہ طور پر چھ لاکھ روپے مالیت کی سونے کی چین چوری کے ایک مقدمے کے سلسلے میں تحویل میں لیا گیا تھا۔ تاہم اہلِ خانہ کا مؤقف ہے کہ متعلقہ ایف آئی آر میں دونوں خواتین کے نام شامل نہیں تھے۔ لواحقین نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ متوفیات کے جسموں پر تشدد کے نشانات موجود تھے، جس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔ واقعے کے بعد سوشل میڈیا اور مختلف حلقوں میں شدید ردعمل سامنے آیا ہے اور انسانی حقوق کے کارکنوں، وکلا اور شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر کسی قسم کی غفلت یا غیر قانونی اقدام ثابت ہو تو ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے۔ دوسری جانب پولیس کا مؤقف اور واقعے کی حتمی وجوہات تفتیش اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد ہی واضح ہوسکیں گی۔

لاہور

لاہور میں ذہنی معذور لڑکی سے اے ایس آئی کی مبینہ زیادتی، ایف آئی آر میں تاخیر پر 78 پولیس اہلکار معطل

لاہور پولیس نے غازی آباد کے علاقے میں 19 سالہ ذہنی معذور لڑکی سے مبینہ جنسی زیادتی کے الزام میں اے ایس آئی عمران کو گرفتار کر لیا ہے۔ واقعے کے بعد ایف آئی آر کے اندراج میں تاخیر پر سخت کارروائی کرتے ہوئے غازی آباد تھانے کے تمام عملے سمیت مجموعی طور پر 78 پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق متاثرہ لڑکی دوپہر تقریباً ایک بجے گھر سے نکلی تھی اور کئی گھنٹے تک واپس نہ آنے پر اہل خانہ نے اس کی تلاش شروع کی۔ ایک مقامی شہری نے اہل خانہ کو بتایا کہ سادہ لباس میں ملبوس ایک پولیس اہلکار لڑکی کو موٹر سائیکل پر اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ بعد ازاں متاثرہ لڑکی نے اہل خانہ کو بتایا کہ اے ایس آئی عمران اسے ایک دوسرے مقام پر لے گیا جہاں مبینہ طور پر اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ متاثرہ کے بیان کی روشنی میں پیر کے روز ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل (انویسٹیگیشن) سید ذیشان رضا نے مقدمے کے فوری اندراج اور شفاف، غیر جانبدار اور میرٹ پر مبنی تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کے خلاف جرائم میں ملوث عناصر کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ دوسری جانب ڈی آئی جی آپریشنز لاہور محمد فیصل کامران نے ایف آئی آر کے اندراج میں تاخیر اور غفلت پر محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے سابق ایس ایچ او شہریار، تفتیشی افسر، فرنٹ ڈیسک عملے، ڈیوٹی افسران، ڈرائیورز اور دیگر اہلکاروں سمیت غازی آباد تھانے کے پورے عملے کو معطل کر دیا۔ حکام نے علی زیب دستگیر کو غازی آباد تھانے کا نیا ایس ایچ او تعینات کر دیا ہے۔

اسلام آباد

نئے صوبوں، انتظامی اصلاحات اور با اختیار بلدیاتی نظام پر قومی مباحثہ

ملک میں بہتر طرز حکمرانی، عوامی مسائل کے مؤثر حل اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے لیے نئے صوبوں، نئے انتظامی یونٹس اور مضبوط بلدیاتی نظام کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، وفاقی وزراء، ماہرینِ معیشت، پالیسی سازوں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پاکستان کے بڑھتے ہوئے انتظامی اور گورننس کے مسائل کے حل کے لیے جامع اصلاحات ناگزیر ہیں۔ یہ خیالات سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (SDPI) کے زیر اہتمام "کیا پاکستان میں مزید انتظامی یونٹس قائم کیے جائیں؟" کے عنوان سے منعقدہ قومی مباحثے میں سامنے آئے، جس میں مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، تحریک انصاف، متحدہ قومی موومنٹ، جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام (ف) سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما، وفاقی وزراء، ماہرین اور سول سوسائٹی کے نمائندگان شریک ہوئے۔ شرکاء نے نئے صوبوں کے قیام، انتظامی یونٹس میں اضافے، بلدیاتی اداروں کو مزید اختیارات، مالی خودمختاری، ادارہ جاتی اصلاحات اور عوامی ضروریات کے مطابق حکومتی ڈھانچے کی تشکیل جیسے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر اس بات پر زور دیا گیا کہ کسی بھی انتظامی تبدیلی کا فیصلہ آئینی تقاضوں، عوامی حمایت، مالی وسائل، انتظامی استعداد اور عوامی خدمات پر اس کے اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ جماعت اسلامی کے رہنما لیاقت بلوچ نے کہا کہ نئے صوبوں کے قیام کے ساتھ ساتھ بلدیاتی نظام کو مضبوط بنانے اور مالی و آئینی اصلاحات پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے وفاق اور صوبوں کے درمیان وسائل اور پانی سمیت دیگر معاملات کے حل کے لیے کونسل آف کامن انٹرسٹس (CCI) کو مزید مؤثر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال نے کہا کہ کسی بھی انتظامی اصلاح کا اصل معیار یہ ہونا چاہیے کہ آیا اس سے عوام کو بہتر سہولیات اور حکومت تک آسان رسائی حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ چھوٹے انتظامی یونٹس عوام اور حکومت کے درمیان فاصلے کم کر سکتے ہیں، تاہم مضبوط بلدیاتی نظام ہر صورت میں حکمرانی کا بنیادی ستون ہونا چاہیے۔

وزیر مملکت برائے قانون بیرسٹر عقیل ملک نے کہا کہ عوام زیادہ تر اپنے منتخب نمائندوں سے سڑکوں، گلیوں، سیوریج اور دیگر بلدیاتی مسائل کے حل کے لیے رجوع کرتے ہیں، اس لیے مؤثر بلدیاتی نظام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پیپلز پارٹی کے رہنما قمر زمان کائرہ نے کہا کہ نئے صوبوں سے متعلق بحث نئی نہیں، تاہم اس عمل کو اس انداز میں آگے بڑھایا جانا چاہیے کہ بین الصوبائی یا علاقائی حساسیت میں اضافہ نہ ہو۔ سابق رکن قومی اسمبلی ندیم افضل چن نے اتفاق رائے پر مبنی اصلاحاتی ایجنڈا تشکیل دینے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ انتظامی اصلاحات کو عدالتی، انتخابی اور سیاسی اصلاحات کے ساتھ جوڑ کر دیکھنا چاہیے۔ سابق وفاقی وزیر اسد عمر نے اختیارات کے حد سے زیادہ ارتکاز اور ریاستی اداروں پر عوامی اعتماد میں کمی کو بڑے مسائل قرار دیتے ہوئے وفاق، صوبوں اور بلدیاتی اداروں کے درمیان وسائل کی تقسیم کے لیے تین سطحی این ایف سی فارمولے کی تجویز پیش کی۔ تحریک انصاف کے سیکریٹری جنرل سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ پاکستان میں پہلے سے موجود ڈویژن، اضلاع اور تحصیلوں کو مزید اختیارات دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پنجاب کو تین صوبوں میں بھی تقسیم کیا جائے تو ہر صوبے کی آبادی کئی یورپی ممالک سے زیادہ ہوگی۔ معروف ماہر معیشت ڈاکٹر فرخ سلیم نے ادارہ جاتی اصلاحات کے بغیر بڑی تعداد میں نئے صوبے بنانے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا اصل مسئلہ گورننس اور سرکاری اخراجات ہیں، نہ کہ صرف ٹیکس وصولی۔ سینئر صحافی محمد مالک نے بھی کہا کہ صرف انتظامی ڈھانچہ تبدیل کرنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے، بلکہ ادارہ جاتی رویوں اور سیاسی کلچر میں بھی اصلاحات ناگزیر ہیں۔ اختتامی خطاب میں ایس ڈی پی آئی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر عابد قیوم سلیری نے کہا کہ اس قومی مباحثے نے واضح کیا ہے کہ اگرچہ نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کے بارے میں مختلف آراء موجود ہیں، تاہم مضبوط بلدیاتی نظام، مالی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور مؤثر عوامی خدمات پر تقریباً تمام شرکاء کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

پشاور

خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ایشیا اوشیانا کے معتبر ڈیجیٹل گورنمنٹ ایوارڈ 2026 کے لیے منتخب

خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو سرکاری شعبے میں ڈیجیٹل تبدیلی، جدت اور نمایاں کارکردگی کے اعتراف میں باوقار ASOCIO Digital Government Award 2026 کے لیے منتخب کر لیا گیا ہے۔ جاری بیان کے مطابق ASOCIO (Asian-Oceanian Computing Industry Organisation) ایشیا اور اوشیانا کے خطے کی ایک اہم علاقائی آئی سی ٹی فیڈریشن ہے، جس میں آسٹریلیا، جاپان، جنوبی کوریا، سنگاپور، پاکستان، بھارت، انڈونیشیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، ویتنام، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال سمیت 24 سے زائد معیشتیں شامل ہیں۔ ASOCIO کے ایوارڈز کو خطے کے معتبر ترین آئی سی ٹی اعزازات میں شمار کیا جاتا ہے، جن کے ذریعے ڈیجیٹل جدت، قیادت اور ٹیکنالوجی کے ذریعے تبدیلی لانے والی نمایاں کاوشوں کو سراہا جاتا ہے۔ خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر عاکف خان نے بتایا کہ ادارے نے KP Digital Roadmap 2030 اور Dastak پلیٹ فارم کی بنیاد پر یہ باوقار اعزاز حاصل کیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ Dastak ایپ اس سے قبل 2025 میں تائیوان میں منعقدہ Asia Pacific ICT Alliance Awards (APICTA) میں Government and Citizen Services کیٹیگری میں پہلی پوزیشن حاصل کر چکی ہے، جہاں 17 ممالک کی نمائندگی کرنے والی انٹریز کے درمیان مقابلہ ہوا تھا۔ صوبائی وزیر اطلاعات شفقت ایاز نے کہا کہ خیبر پختونخوا کی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ترقی کے میدان میں کارکردگی کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جانا صوبے اور ملک دونوں کے لیے باعثِ فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عالمی اعزاز خیبر پختونخوا حکومت کی ڈیجیٹل پالیسی پر عمل درآمد اور عوامی خدمات کی بہتری کے لیے ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کا واضح ثبوت ہے۔ KPITB کے مطابق یہ اعزاز حکومت خیبر پختونخوا اور ادارے کی پوری ٹیم کی مشترکہ کاوشوں اور ایک جدید، مربوط اور شہری مرکز ڈیجیٹل خیبر پختونخوا کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔